SAT.1st.Feb.2025
VOLUME:20 NO:29
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز ہفتہ یکم فروری 2025
جلد 20 شمارہ 29
2/شعبان المعظم 1446ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

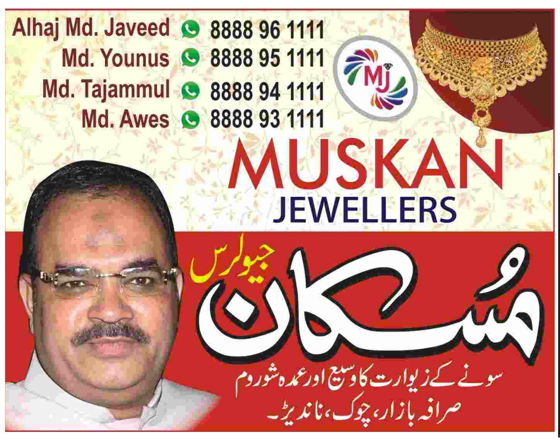

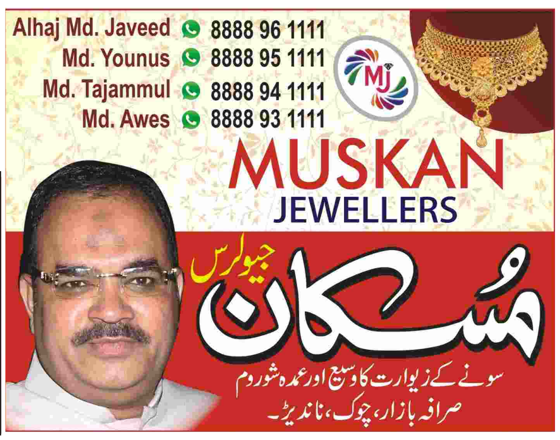

دہلی اسمبلی انتخاب: ووٹنگ سے 5 دن قبل عاپ کو لگا شدید جھٹکا

8/ اراکین اسمبلی نے پارٹی چھوڑنے کا کیا اعلان

دہلی: 31/ جنوری (ایجنسیز) دہلی اسمبلی انتخاب کی سرگرمیوں کے درمیان عام آدمی پارٹی کو آج اس وقت شدید جھٹکا لگا، جب یکے بعد دیگرے 8 اراکین اسمبلی نے پارٹی چھوڑنے کا اعلان کر دیا۔ ووٹنگ سے محض 5 دن قبل دیے گئے ان استعفوں سے کیجریوال بریگیڈ کی انتخابی مہم ضرور متاثر ہوگی، کیونکہ استعفیٰ دینے والے اراکین اسمبلی نے اس قدم کی جو وجوہات بتائی ہیں وہ فکر انگیز ہیں۔ اسمبلی رکنیت اور پارٹی کی بنیادی رکنیت سے استعفیٰ دینے والے عاپ اراکین اسمبلی میں ترلوک پوری سے رکن اسمبلی روہت مہرولیا، جنک پوری سے راجیش رشی، کستوربا نگر سے مدن لال، پالم سیٹ سے بھاؤنا گوڑ، بجواسن سے بی ایس جون، آدرش نگر سے پون شرما، مادی پور سے گریش سونی اور مہرولی سے نریش یادو شامل ہیں۔ استعفیٰ دیتے ہوئے روہت مہرولیا نے کیجریوال کے نام تحریر کردہ خط میں کہا ہے کہ ''میں انا تحریک کے وقت اپنی 15 سال پرانی ملازمت چھوڑتے ہوئے یہ سوچ کر آپ کے ساتھ جڑا تھا کہ ہزاروں سالوں سے چھوا چھوت، تفریق اور استحصال کا سامنا کرتے آ رہے میرے سماج کو آپ شاید برابری کا درجہ و سماجی انصاف دلا کر بابا صاحب کے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کریں گے۔ آپ نے کئی مرتبہ عوامی اسٹیج سے یہ کہا تھا کہ جب ہم اقتدار میں آئیں گے تو دلت سماج، والمیکی سماج کے لوگوں کو آگے بڑھانے کے لیے کام کریں گے۔ کڈّے ملازمین کو مستقل کریں گے اور ٹھیکیداری کی روایت کو پوری طرح سے بند کریں گے۔ آپ کی بات پر بھروسہ کر کے میرے سماج نے یکطرفہ آپ کو لگاتار حمایت دی، جس کے دَم پر دہلی میں تین تین مرتبہ حکومت بنی۔'' اس خط میں مہرولیا نے عاپ حکومت کے تئیں اپنی مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''نہ تو ٹھیکیداری روایت بند ہوئی اور نہ ہی 20-20 سال سے عارضی ملازمت پر کام کرنے والے لوگوں کو مستقل کیا گیا۔ مجموعی طور پر آپ نے میرے سماج کے لوگوں کے ساتھ ہونے والی تفریق اور استحصال کو روکنے کے لیے ابھی تک کچھ نہیں کیا، بلکہ آپ نے اپنی سیاسی خواہشات کے حصول کے لیے میرے سماج کو صرف ووٹ بینک کی طرح استعمال کیا ہے۔'' روہت مہرولیا کی طرح نریش یادو نے بھی کچھ اسی طرح کی مایوسی کا اظہار اپنے استعفیٰ نامہ میں کیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ''بدعنوانی کے خلاف ہوئی انا تحریک سے نکلی عاپ کا مقصد سیاست سے بدعنوانی کو ختم کرنا تھا، لیکن اب میں بہت افسردہ ہوں کہ عاپ بالکل بھی بدعنوانی کم نہیں کر پائی۔ بلکہ عاپ ہی بدعنوانی کے دلدل میں ملوث ہو چکی ہے۔'' انھوں نے مزید لکھا ہے کہ ''میں نے عاپ میں شمولیت اختیار کی تھی تاکہ ایمانداری کی سیاست کا حوصلہ بڑھایا جائے۔ آج کہیں بھی ایمانداری نظر نہیں آ رہی۔ میں نے مہرولی اسمبلی حلقہ میں گزشتہ 10 سالوں سے لگاتار 100 فیصد ایمانداری سے کام کیا۔ مہرولی کے لوگ جانتے ہیں کہ میں نے اچھے سلوک کی سیاست اور اچھے کام کی سیاست کی ہے۔'' پارٹی چھوڑنے کے اپنے فیصلہ سے متعلق نریش یادو نے بتایا کہ ''جب میں نے مہرولی کے کچھ لوگوں سے بات کی تو سبھی نے یہی کہا کہ عاپ اب پوری طرح سے بدعنوانی میں ملوث ہے۔ آپ کو یہ پارٹی چھوڑ دینی چاہیے کیونکہ انھوں نے لوگوں کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ کہتے تھے کہ ہم ایمانداری کی سیاست کریں گے، لیکن آج پوری طرح بدعنوانی میں ملوث ہیں۔'' استعفیٰ دینے والے دیگر عاپ اراکین اسمبلی نے بھی کچھ اسی طرح کا نظریہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ عاپ جس ایماندار نظریہ کی بنیاد پر بنی تھی، اس نظریہ سے پارٹی اب پوری طرح بھٹک چکی ہے۔ عاپ کی یہ حالت زار دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے۔ پالم سے رکن اسمبلی بھاؤنا گوڑ کا کہنا ہے کہ ''میرا پارٹی سے اعتماد پوری طرح سے ختم ہو چکا ہے، اس لیے میں پارٹی کی بنیادی رکنیت سے استعفیٰ دے رہی ہوں۔'' اسی طرح مدن لال نے بھی اپنے استعفیٰ نامہ میں لکھا ہے کہ ''میرا عاپ سے بھروسہ پوری طرح سے ختم ہو چکا ہے، اس لیے میں پارٹی سے استعفیٰ دے رہا ہوں۔'' راجیش رشی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جو اپنا استعفیٰ نامہ شیئر کیا ہے، اس میں وہ لکھتے ہیں کہ ''عاپ بدعنوانی سے پاک حکومت، شفافیت اور جوابدہی کے اصولوں پر بنی تھی۔ میں نے ان اقدار سے پارٹی کی ایک خاص دوری دیکھی ہے۔'' ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ ''پارٹی بدعنوانی اور اقربا پروری کا ایک کٹورا بن گئی ہے۔ جو لوگ اتحاد و سالمیت کے محافظ بننے والے تھے، وہ اس کے سب سے بڑے خلاف ورزی کرنے والے بن گئے ہیں۔ میں اب ایک ایسی پارٹی کا حصہ نہیں بن سکتا جو اپنی اخلاقی سمت سے ہی دور ہو گئی ہے۔''

دہلی اسمبلی انتخاب: 'دہلی دیہات مورچہ' کی قیادت میں کسانوں نے کانگریس کی کھلی حمایت کا کیا اعلان

نئی دہلی: 31/ جنوری (ایجنسیز) دہلی اسمبلی انتخاب کے پیش نظر کانگریس کے ذریعہ دی جا رہی گارنٹیوں اور انتخابی منشور میں شامل عوامی ایشوز سے ہر طبقہ متاثر نظر آ رہا ہے۔ اس کی تازہ مثال آج اس وقت سامنے آئی جب 'دہلی دیہات مورچہ' کی قیادت میں دہلی دیہات کے کسانوں نے کانگریس کی کھلی حمایت کا اعلان کر دیا۔ کچھ کسان لیڈران نے آج دہلی کانگریس صدر دیویندر یادو سے ملاقات کر انھیں پگڑی باندھی اور بطور تحفہ شال بھی پیش کیا۔ بہر حال، آج دہلی کانگریس صدر دیویندر یادو سے ملاقات کے بعد 'جئے کسان آندولن' کے دہلی ریاستی صدر و دہلی دیہات مورچہ کے بانی راجیو یادو نے کہا کہ دہلی کی موجودہ حکومت نے دیہات علاقہ کو 20 سال پیچھے دھکیل دیا ہے۔ عاپ اور لیفٹیننٹ گورنر کے درمیان لگاتار رسہ کشی کے سبب کوئی اہم کام نہیں ہو سکا۔ ایسے میں کانگریس پارٹی کو حمایت دے کر دہلی دیہات کی مجموعی ترقی کو رفتار دینا ضروری ہو گیا ہے۔ آج دیویندر یادو کے سامنے کانگریس کی حمایت کا اعلان کرنے پہنچے کسان لیڈران میں کئی اہم نام شامل تھے۔ کسانوں کے اس نمائندہ وفد میں ڈھاسا 12 کھاپ کے ایس سی سماج کے سابق پردھان چوکھراج کٹاریا، چودھری دلباغ سنگھ نیلوال، ڈاکٹر رام نواس یادو (سریہڑا)، جگدیش یادو (کانگن ہیڑی)، نریندر یادو (گھمن ہیڑا)، روہتاش سنگھ رانا (گھیورا)، بریجندر سنگھ یادو (دولت پور)، کرن سنگھ (باپڑولا)، دیویندر کمار ڈاگر (سمس پور خالصا) کا نام قابل ذکر ہے۔

سونیا گاندھی کے بیان کو قصداً توڑ امروڑا گیا

وہ صدر جمہوریہ کا بہت احترام کرتی ہیں: پرینکا گاندھی

نئی دہلی: 31/ جنوری (ایجنسیز) پارلیمنٹ میں صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کی تقریر کے بعد سونیا گاندھی کے ذریعہ کیے گئے ایک تبصرہ پر بی جے پی حملہ آور نظر آ رہی ہے۔ اس معاملے میں کانگریس جنرل سکریٹری اور کیرالہ کے وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے جوابی حملہ کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میری ماں صدر جمہوریہ کا بہت احترام کرتی ہیں اور ان کی باتوں کو قصداً توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ سونیا گاندھی کے تبصرہ کو لے کر معافی کا مطالبہ کرنے والی بی جے پی کو پہلے 'ملک کو ڈبانے' کے لیے معافی مانگنی چاہیے۔ دراصل کانگریس پارلیمانی پارٹی کی چیف سونیا گاندھی نے آج پارلیمنٹ میں صدر جمہوریہ کی تقریر کے بعد کہا کہ وہ اپنے خطاب کے آخر تک پہنچتے پہنچتے تھک گئی تھیں اور بہت مشکل سے بول پا رہی تھیں۔ بی جے پی صدر جے پی نڈا سمیت کئی بی جے پی لیڈران نے اس بیان پر تنازعہ کھڑا کرنے کی کوشش کی۔ ساتھ ہی انھوں نے سونیا گاندھی کے تبصرہ کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ وہ صدر جمہوریہ اور ہندوستان کے قبائلی طبقہ سے بلاشرط معافی مانگیں۔ بی جے پی لیڈروں کی طرف سے اس معاملے میں تنازعہ کھڑا کیے جانے پر پرینکا گاندھی نے پارلیمنٹ احاطہ میں نامہ نگاروں سے کہا کہ ''میری ماں 78 سال کی ایک بزرگ خاتون ہیں۔ انھوں نے صرف یہ کہا کہ صدر اتنی طویل تقریر پڑھ کر تھک گئی ہوں گی۔ وہ خواتین کا بہت احترام کرتی ہیں۔ یہ بہت افسوسناک ہے کہ میڈیا نے اسے توڑ مروڑ کر پیش کیا۔'' بی جے پی کی طرف سے معافی کا مطالبہ کیے جانے سے متعلق جب پرینکا سے سوال کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ ''انھوں نے (بی جے پی نے) ملک کو ڈبایا ہے، پہلے اس کے لیے معافی مانگیں۔'' لوک سبھا میں کانگریس کے ڈپٹی لیڈر گورو گگوئی نے اس معاملے میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کیا ہے۔ اس میں انھوں نے لکھا ہے کہ ''عزت مآب صدر جمہوریہ دروپدی مرمو جی کی صحت کے تئیں سونیا گاندھی کی ہمدردی بی جے پی کے لوگوں کو ہضم نہیں ہو رہا ہے۔ ہندوستان کے ہر شخص کے دل میں صدر جمہوریہ کے تئیں احترام اور ہمدردی ہے۔'' انھوں نے مزید لکھا کہ ''کیا بی جے پی صدر مرمو کے تئیں اس بے عزتی کا جواب دے گی جب انھیں پارلیمنٹ ہاؤس یا ایودھیا میں رام مندر کی افتتاحی تقریب میں مدعو نہیں کیا گیا؟ میں انھیں اس سوال کا جواب دینے کا چیلنج پیش کرتا ہوں۔''

'آپ کے ساتھ بہت بڑا کھیل ہو رہا ہے'

مصطفیٰ آباد میں عاپ-بی جے پی پر پرینکا گاندھی کا حملہ

نئی دہلی: 31/ جنوری (ایجنسیز) نریندر مودی جی... انتخاب آتے ہی آپ 500 روپے میں سلنڈر دے رہے ہیں۔ اتنے سالوں سے عوام 900 روپے، 1100 روپے، 1200 روپے میں سلنڈر لے رہی ہے۔ اگر آج آپ 500 روپے میں سلنڈر دے سکتے ہیں تو اس وقت کیوں نہیں دے رہے تھے؟ کیونکہ آپ ووٹوں کا سودا کر رہے ہیں۔ عوام سے جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ بھائیو-بہنو پہچانیے... آپ کے ساتھ بہت بڑا کھیل ہو رہا ہے۔'' یہ بیان آج کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے مصطفیٰ آباد میں ایک انتخابی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ مصطفیٰ آباد سے کانگریس امیدوار علی مہدی کی حمایت میں انتخابی تشہیر کرنے وہ پہنچی تھیں جہاں مرکز کی مودی حکومت کے ساتھ ساتھ دہلی کی عاپ حکومت اور سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کو بھی ہدف تنقید بنایا۔ پرینکا گاندھی نے عوام سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ ''میری دادی اندرا گاندھی جی کہتی تھیں 2 طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ پہلے وہ جو کام کرتے ہیں، دوسرے وہ جو بہانے بناتے ہیں اور دوسروں کے کام کا کریڈٹ لیتے ہیں۔ کیجریوال اور مودی دوسرے طرح کے لوگ ہیں۔'' وہ مزید کہتی ہیں کہ ''آج عاپ لیڈران نریندر مودی کے 'راج محل' کی بات کر رہے ہیں اور بی جے پی لیڈران کیجریوال کے 'شیش محل' کی بات کر رہے ہیں۔ سب یہی باتیں کر رہے ہیں کہ کس نے کتنا پیسہ کھایا، کس نے کتنا بڑا محل بنایا۔ عاپ-بی جے پی کے لوگ آپ کی تکلیف نہیں سمجھ رہے۔ وہ صرف پھوٹ ڈال کر آپ کی توجہ بھٹکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔'' دہلی میں عوام کے اہم مسائل کے تعلق سے بات نہ کرنے اور بلاوجہ کی الزام تراشیوں پر کانگریس جنرل سکریٹری نے بی جے پی-عاپ پر زوردار حملہ کیا۔ انھوں نے عوام سے کہا کہ ''آپ کو سوچنا ہوگا، کیا یہی آپ کے اہم مسائل ہیں؟ آپ کو صاف پانی کس طرح ملے گا؟ آپ کی سڑکیں کس طرح بنیں گی؟ آپ کے بچے تعلیم کس طرح حاصل کریں گے؟ آپ کو روزگار کیسے ملے گا؟'' ملک کے موجودہ حالات پر انھوں نے کہا کہ ''ہندوستان کی معیشت چوپٹ ہو رہی ہے۔ روپیہ گر رہا ہے، ای ایم آئی مہنگی ہو گئی ہے، شیئر بازار گر رہا ہے، ٹیکس کا بوجھ بڑھ رہا ہے، ہر سامان پر جی ایس ٹی لگ رہا ہے۔ عوام کو لگاتار کمزور کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔'' پرینکا گاندھی نے عاپ اور بی جے پی پر دہلی میں شیلا دیکشت کے ذریعہ کیے گئے کاموں کا سہرا لینے کا الزام بھی عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''آج شیلا دیکشت جی کے کام کا سہرا عاپ اور بی جے پی لے رہی ہیں۔ گزشتہ 10 سالوں میں دہلی میں کوئی نیا کام نہیں ہوا ہے۔ شیلا دیکشت جی نے دہلی میں جو کام کیا، وہ آپ کے سامنے ہے۔ انھوں نے بڑے بڑے پُل بنائے، ہائیوے بنائے، بزنس کو آگے بڑھایا، میٹرو لے کر آئیں۔'' وہ مزید کہتی ہیں کہ ''دہلی میں جب شیلا دیکشت جی کی حکومت تھی، تب انھوں نے دہلی میں بہت کام کیا تھا۔ لیکن آج دہلی کی حالت انتہائی خراب ہے۔ بچے سانس نہیں لے پا رہے ہیں، ہوا میں آلودگی پھیل گئی ہے، سڑکیں خستہ حال ہیں، صاف پانی نہیں ہے، مہنگائی عروج پر ہے، ہر طرف بے روزگاری ہی بے روزگاری ہے۔'' اپنی تقریر کے دوران پرینکا گاندھی نے سابق وزیر اعظم آنجہانی ڈاکٹر منموہن سنگھ کا تذکرہ بھی کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''منموہن سنگھ جی اور شیلا دیکشت جی کی قیادت میں دہلی میں جو کام ہوئے ہیں، وہ جان لیے۔ دہلی میں میٹرو آئی، کالونیوں کو منظوری ملی، پانی اور سیور کے لیے اصلاحی منصوبے عمل میں آئے، بہترین سڑکیں اور ٹریفک کا سسٹم بنایا، دہلی کی خوبصورت میں اضافہ کیا گیا، پارک بنائے گئے، سبزہ والے علاقوں کی توسیع کی گئی، سی این جی بسیں چلوائیں، 70 فلائی اوورس بنائے، انڈر پاس بنائے گئے، مال اور بزنس کمپلیکس بنائے گئے، سگنیچر برج تیار ہوا، نیا سکریٹریٹ بنایا، کناٹ پلیس کی خوبصورتی میں اضافہ کیا گیا، سرکاری رہائش بنائے گئے، ایک مضبوط انفراسٹرکچر تیار کیا۔''

مہاکمبھ میں 'امرت اسنان' سے محروم رہنے والے شخص نے ریلوے کو ٹھہرایا ذمہ دار، مانگا 50 لاکھ روپے کا جرمانہ

پریاگ راج: 31/ جنوری (ایجنسیز) پریاگ راج میں جاری مہاکمبھ میلہ کئی لوگوں کے لیے خوشگوار یادیں سمیٹے ہوئے ہے، تو کئی لوگوں کے لیے مشکلات سے بھرا ثابت ہو رہا ہے۔ بہار کے مظفر پور باشندہ راجن جھا کے ساتھ مہاکمبھ کے سفر میں کچھ ایسی دقتیں پیش آئیں کہ وہ 'امرت اسنان' (غسل) کرنے سے محروم رہ گئے، اور اس کے لیے انھوں نے ریلوے کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ پیشہ سے وکیل راجن جھا نے مونی اماوسیا پر امرت اسنان نہیں کر پانے کے لیے ریلوے کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے 50 لاکھ روپے کا جرمانہ طلب کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مظفر پور سے پریاگ راج جانے کے لیے انھوں نے اپنے اور فیملی کے 2 دیگر اراکین کے لیے تھرڈ اے سی ٹکٹ سونتر تا سینانی ٹرین میں لی تھی۔ لیکن ریلوے کی بدانتظامی کے سبب وہ اپنے کوچ تک نہیں پہنچ پائے، نتیجہ یہ ہوا کہ وہ پریاگ راج نہیں جا سکے اور امرت اسنان کی خواہش بھی پوری نہیں ہو پائی۔ راجن جھا نے مونی اماوسیا کے موقع پر امرت اسنان کرنے کے مقصد سے 27 جنوری 2025 کو مظفر پور سے پریاگ راج جانے کے لیے تتکال ٹکٹ کٹایا تھا۔ اے سی کوچ میں بی 3 میں سیٹ نمبر 45، 46 اور 47 نمبر کی سیٹ پر بیٹھ کر انھیں اپنے ساس و سسر کے ساتھ جانا تھا۔ ٹرین رات 9.30 بجے کھلنی تھی، لیکن راجن اپنے ساس سسر کے ساتھ ڈھائی گھنٹے قبل، یعنی 7 بجے ہی اسٹیشن پہنچ گیا تھا۔ راجن نے بتایا کہ جس ٹرین کے جس کوچ میں ان کی سیٹ تھی، اس کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ مہاکمبھ میں غسل کے لیے جانے والے مسافروں سے اسٹیشن کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اسٹیشن پر افرا تفری کا ماحول دیکھنے کو مل رہا تھا۔ راجن کا کہنا ہے کہ ریلوے کی بدانتظامی کے سبب وہ اور ان کی فیملی کوچ تک نہیں پہنچ سکے اور ٹرین چھوٹ گئی۔ راجن جھا نے اس معاملے میں ایڈووکیٹ ایس کے جھا کے ذریعہ ریلوے سے 50 لاکھ روپے کا ہرجانہ بطور جرمانہ طلب کیا ہے۔ معاملے کی جانکاری دیتے ہوئے ایڈووکیٹ ایس کے جھا نے بتایا کہ یہ صارفین تحفظ ایکٹ کے تحت سروس کی کمی کا معاملہ ہے، جس میں ریلوے کی لاپروائی نظر آ رہی ہے۔ راجن کو اپنی فیملی کے ساتھ امرت اسنان کے لیے جانا تھا، لیکن کوچ کا دروازہ نہ کھلنے کے سبب وہ اپنی منزل تک نہیں پہنچ پائے۔

بجٹ 2025: پرینکا گاندھی کا مودی حکومت پر حملہ، کہا- 'وزیر اعظم عوامی مسائل پر گفتگو نہیں کرتے'

نئی دہلی: 31/ جنوری (ایجنسیز) کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے بجٹ اجلاس کے آغاز سے پہلے وزیر اعظم نریندر مودی کے اپوزیشن پر حملوں کے بعد جمعہ کو الزام لگایا کہ وزیر اعظم عوامی مسائل پر گفتگو نہیں کرتے اور سوالوں کے جواب دینے سے گریز کرتے ہیں۔ پرینکا گاندھی نے پارلیمنٹ کے احاطے میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا، ''وہ ہمیشہ یہی کرتے ہیں۔ عوامی مسائل پر بات نہیں کرتے، جواب نہیں دیتے۔ آپ نے پچھلا سیشن دیکھا کہ (انھوں نے) بحث ہی نہیں کی۔ یہ سب (الزامات) تو کہیں گے ہی۔'' وزیر اعظم مودی نے جمعہ کو کہا کہ 2014 کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب پارلیمنٹ کے اجلاس کے آغاز سے پہلے بیرون ملک سے کسی قسم کی 'چنگاری' بھڑکانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس کے پہلے دن میڈیا سے بات کرتے ہوئے وزیر اعظم نے اپوزیشن پر تنقید کرتے ہوئے کہا، ''میں 2014 سے دیکھ رہا ہوں کہ ہر اجلاس سے پہلے شرارت کرنے کے لیے لوگ تیار رہتے تھے اور یہاں ان کو ہوا دینے والوں کی کمی نہیں ہے۔'' واضح رہے کہ پارلیمنٹ کے بجٹ سیشن کے پہلے دن صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے اپنے خطاب میں مودی حکومت کی کامیابیاں گنوائیں۔ صدر جمہوریہ نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان جلد دنیا کی تیسری بڑی معیشت بننے کی جانب بڑھ رہا ہے۔ انھوں نے مرکزی حکومت کی شروع کردہ اسکیموں اور ان سے ہونے والے مثبت اثرات پر روشنی ڈالی۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے کہا کہ ہماری حکومت مسلسل مشن موڈ میں کام کر رہی ہے، جس کے مثبت نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ بیرون ممالک سے سرمایہ کاری ہو رہی ہے جس سے ملک کے نوجوانوں کو روزگار کے مواقع مل رہے ہیں۔ اپنے خطاب میں صدر جمہوریہ نے آئین کے اپنائے جانے کے 75 سال مکمل ہونے کا ذکر بھی کیا۔ اس کے علاوہ جموں و کشمیر میں ریل منصوبے کی تکمیل کو ایک بڑی کامیابی قرار دیا۔

وہ گاؤں جو اسرائیل نے 200 مرتبہ تباہ کیا مگر آج بھی آباد ہے

العراقیب: 31/ جنوری (ایجنسیز) یہ صورتحال بہت المناک ہے، جینا مشکل ہے کیونکہ یہاں پانی ہے نہ بجلی، انفراسٹرکچر ہے نہ تعلیم اور نہ ہی صحت کی سہولیات۔' آپ کو شاید لگ رہا ہوگا کہ یہ کسی غزہ کے باشندے کے الفاظ ہیں کیونکہ وہاں تقریباً 15 ماہ تک جنگ جاری رہی لیکن یہاں بات غزہ کی نہیں ہو رہی بلکہ اسرائیل کے صحرائے نقب میں واقع گاؤں العراقیب کی ہو رہی ہے جہاں تقریباً نصب صدی سے یہ ہی حالات ہیں۔ اس علاقے کی صورتحال بتانے والے شخص کا نام عزیز سیاح ہے اور وہ اس گاؤں کے مقبول رہنما شیخ سیاح التوری کے صاحبزادے ہیں۔ آج العراقیب میں 22 خاندان آباد ہیں اور یہاں کی کُل آبادی 87 افراد پر مشتمل ہے۔ عزیز کہتے ہیں کہ اس علاقے کے لوگ یا تو 'گاڑیوں میں رہتے ہیں' یا پھر انھوں نے 'لکڑیوں، کپڑے اور نائیلون کی رسیوں' کی مدد سے اپنی رہائش کے لیے ٹینٹ نما گھر بنائے ہوئے ہیں۔ تاہم آج سے تقریباً ایک دہائی قبل اس گاؤں کی آبادی زیادہ ہوا کرتی تھی۔ عرب اور یہودی شہریوں کی جانب سے بنائی گئی ایک تنظیم نقب کو ایگزسٹینس فورم فور سول ایکوئٹی کے مطابق جولائی 2010 میں جب اسرائیلی حکام نے یہاں گھر مسمار کیے تھے تو ایک اندازے کے مطابق یہاں کی آبادی 400 افراد پر مشتمل تھی۔ نقب کو ایگزسٹینس فورم فور سِول ایکوئٹی کا کہنا ہے کہ اس گاؤں کو 'توڑ پھوڑ، گرفتاریوں اور مقامی افراد کے خلاف ہتھیاروں کے استعمال' جیسے خطرات کا سامنا ہے۔ عزیز سیاح کہتے ہیں کہ صحرائے نقب میں العراقیب 'پہلا ایسا گاؤں ہے جس کے تمام گھر مسمار کر دیے گئے تھے' اور یہ ایک 'تجربہ' تھا تاکہ مقامی آبادی کا ردِ عمل جانچا جا سکے اور پھر ایسے ہی اقدامات ایسی دیگر آبادیوں میں بھی کیے جا سکیں جنھیں اسرائیل تسلیم نہیں کرتا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ آج بھی 'گاؤں کے افراد کو ہراسانی، ظلم اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو گرفتاریوں کا سامنا ہے۔' وہ گاؤں جو اسرائیل نے 200 مرتبہ تباہ کیا مگر آج بھی آباد ہے العراقیب صحرائے نقب کے شمالی علاقے میں واقع ہے اور اسے سرکاری طور پر ضلع بئرِ سبع کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ تاریخ دان ڈاکٹر ابراہیم ابو جابر نے سنہ 2018 میں اپنی کتاب 'العراقیب: تاریخ، زمین اور لوگ' میں لکھا کہ یہ گاؤں غربِ اردن میں کوہِ ہیبرون اور غزہ کی پٹی کے درمیان واقع ہے۔ عزیز سیاح کہتے ہیں کہ یہ علاقہ تعزویراتی اعتبار سے بہت اہم ہے اور یہاں بہت سے ایسے یہودی قصبے ہیں جو العراقیب کو غربِ اردن اور غزہ سے جُدا کرتے ہیں۔ گذشتہ دہائی میں العراقیب میں گھروں کو مسمار اور مقامی افراد کے املاک کو ضبط کیا جاتا رہا ہے جس کے سبب یہ علاقہ دنیا بھر میں خبروں کی زینت بنا رہا۔ جب عزیز سیاح کی اہلیہ کو علاقہ میں ایک اور آپریشن کے حوالے سے معلوم ہوا تو انھوں نے اپنی ایک بیٹی کا نام عراقیب ہی رکھ دیا۔ ان کی 47 سالہ اہلیہ کا کہنا ہے کہ 'میں نے علاقے کے حال اور تاریخ کو یاد رکھنے کے لیے اپنی بیٹی کا نام ہی عراقیب رکھ دیا۔' فلسطینی تاریخ دان ابو جابر کے مطابق العراقیب کا علاقہ متعدد عرب قبائل کی ملکیت ہے جنھیں یہ علاقہ 'شاید ہزاروں برس قبل' وراثت میں ملا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ گاؤں عثمانیہ دور میں قائم کیا گیا تھا۔ ایک اور فلسطینی تاریخ دان سلمان ابوستا اپنی تحقیق میں لکھتے ہیں کہ کچھ عرصے بعد سلطنت عثمانیہ نے شام اور مصر کا بھی کنٹرول سنبھال لیا تھا اور اس کے بعد العراقیب میں بھی زمینوں پر ٹیکس عائد کیا گیا تھا۔ اسرائیل نے بئرِ سبع کی عدالت میں دعویٰ کیا تھا کہ 'یہ وہ صحرا ہے جس کا کوئی مالک نہیں' تاہم ابو ستا کہتے ہیں کہ اسرائیل کے وجود میں آنے سے 400 برس قبل جاری کی گئی سلطنت عثمانیہ کی ایک دستاویز سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہاں کے لوگ اپنی زمینوں پر ٹیکس ادا کیا کرتے تھے۔ ابو ستا کی تحقیق کے مطابق ان زمینوں میں 'خربت الحیثھانی' کا علاقہ بھی شامل تھا جسے برطانیہ کے زیرِ انتظام فلسطین میں بنی عقبہ کی زمین کہا جاتا تھا اور یہاں 16 وِیں صدی میں 43 خاندان آباد تھے۔ فلسطینی تاریخ دان ابو جابر نے اپنی کتاب میں لکھا کہ العراقیب کا علاقہ ایک لاکھ مربع کلومیٹر تک پھیلا ہوا تھا۔ ابو جابر کا آبائی تعلق بھی العراقیب گاؤں سے ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہاں موجود زمینیں ان قبائل میں باپ سے ان کے بیٹوں کو وراثت میں ملی تھیں اور ان کے مالکان کے پاس 'سرکاری دستاویزات' ہیں جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ زمینیں 1948 میں اسرائیل کے قیام سے پہلے بھی موجود تھیں۔ تاہم ابو جابر کا کہنا ہے کہ اسرائیلی حکام نے بہت سے 'تعصب زدہ قوانین متعارف کروائے اور ان زمینوں کو ضبط کر لیا'۔ بی بی سی نے ان حوالے سے اسرائیلی کی وزارتِ انصاف سے رابطہ بھی کیا لیکن ان کی جانب سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ تاہم اسرائیلی تاریخ دان مورد یچائی نسان کہتے ہیں کہ اسرائیلی قوانین اور پالیسی عرب شہریوں کے اپنے علاقوں میں 'واپسی کے حقوق' کو تسلیم نہیں کرتے۔ اسرائیلی محقق مزید کہتے ہیں کہ عرب 77 برس تک 'ہم پر جنگ مسلط کرنے کی قیمت ادا کر رہے ہیں'۔

روزنامہ ورق تازہ
2
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
01 Feb. 2025

اس حال میں ہم دیوانوں سے تم کہتے ہو خاموش رہو!

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد
(8099695186)

گذشتہ کچھ برسوں سے تسلسل کے ساتھ، اخبارات، الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارم پر مسلمانوں کے تعلق سے نئی نئی خبریں، سرخیوں میں آتی رہتی ہیں، ہر روز ملک کی کسی نہ کسی ریاست اور شہروں سے یہ خبر ضرور آجاتی ہے کہ مسلمانوں کو ہجومی تشدد نے نشانہ بنایا اور انھیں بے دردی سے شہید کردیا، انکے گھروں کو انتظامیہ نے بلڈوز کرا دیا، حکومت، پولیس اور انتظامیہ مسلمانوں کے ساتھ ظلم وبربریت کا معاملہ کررہی ہے، اسطرح کی بے شمار خبریں اخبارات کی زینت بنتی رہتی ہیں، ابھی کل ہی ایک تازہ خبر نظرنواز ہوئی کہ گجرات میں مسلمانوں کی سینکڑوں عمارتیں منہدم کردی گئی، جس میں مذہبی مقامات اور رہائشی مکانات بھی شامل ہیں، گجرات کے بیٹ دوارکہ میں منہدم کی جانے والی 525 جائیدادوں میں سے بیشتر مسلمانوں کی ماہی گیر برادری کے ارکان کی ملکیت ہیں، ان میں مذہبی مقامات اور رہائشی عمارتیں بھی شامل ہیں، ایک تحقیقاتی رپورٹ میں یہ انکشاف کیا گیا ہے، ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (اے پی سی آر) کی رپورٹ پیر کے روز احمد آباد میں جاری کی گئی، اس رپورٹ میں کہا گیا کہ بیشتر منہدم کئے جانے والے مکانات مسلمانوں کے ماہی گیر برادری کی ہیں، جبکہ 17 مکانات واگر برادری (ہندو او بی سی) کی ملکیت ہے، بعض مقامی افراد نے بتایا کہ جب درگاہوں کو منہدم کیا جا رہا تھا تو وہاں موجود افراد نے خوشی سے تالیاں بجائی اور جشن کے نعرے لگائے، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حکام نے گزشتہ چند ہفتوں کے دوران انہدامی کاروائی کرتے ہوئے 52 مقامات کو مسمار کردیا، جو ایک سرکاری اسکیم پردھان منتری گرامین آواس یوجنا کے تحت تعمیر کئے گئے تھے، جب عہدے داروں کو سرکاری اسکیم کے بارے میں بتایا گیا اور دستاویزات دکھائے گئے تو انہوں نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی اور دستاویزات کو پھاڑ کر پھینک دیا، رپورٹ میں یہ بات بتائی گئی کہ گذشتہ 18 جنوری کو اے پی سی آر کے شمشاد پٹھان اور اکرام مرزا پیپلز یونین فار سیول لبرٹیز (پی یو سی ایل) کے حذیفہ اجینی اور سماجی کارکن الطاف شیخ نے متاثرہ عوام سے ملاقات کی مقامی عوام نے اس ٹیم کو بتایا کہ انہیں نوٹس دئے جانے کے دو دن کے اندر ان کے مکانات منہدم کردیے گئے، کئی لوگ اپنا ضروری سامان بھی نہیں نکال سکے، بعض کیسس میں نوٹس دینے کے ایک دن بعد ہی مکان منہدم کردیا گیا، ایک متاثرہ خاتون نے بتایا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ حکومت نے ہمارا مکان کیوں منہدم کیا ہے عہدے داروں نے بتایا کہ یہ مکان سرکاری زمین پر تعمیر کیا گیا تھا لیکن ہم یہاں گزشتہ زائد 30 سال سے رہ رہے تھے، اگر ہم سرکاری زمین پر رہ رہے تھے تو حکومت کو ہمارے لیے متبادل مقام کا انتظام کرنا چاہیے تھا، اب ہمارے پاس کوئی گھر نہیں ہے اور نہ کسی کی مدد حاصل ہے میں خیمہ لگا کر کھلے میں رہنے پر مجبور ہوں مقامی عوام غذا حاصل کرنے میں ہماری مدد کررہے ہیں، ایک بزرگ شخص نے بتایا کہ وہ لوگ ٹیکس اور برقی بل جمع کرایا کرتے تھے کیونکہ وہ گزشتہ 50 سال سے زمین پر رہ رہے تھے، انہوں نے کہا کہ میں اس وقت سے یہاں ہوں جب یہ مقام ناقابل رہائش تھا، حکومت نے اچانک ہمارے آشیانے کو تباہ کردیا اور ہم سے کہا گیا کہ ہم سرکاری زمین پر رہ رہے ہیں، اگر حکومت اپنی زمین واپس لینا چاہتی تھی تو اسے ہماری باز آبادکاری اور مدد کرنا چاہیے تھا، حکومت نے ہمیں بے سہارا کردیا ہے ہم ٹیکس اور برقی بل ادا کرتے تھے اب ہمارے پاس کچھ نہیں رہا ہمارے بچے بھی بے گھر ہوگئے ہیں" کہیں سے خبر آتی ہے کہ مساجد شہید کردی گئی، مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی وجہ سے گرفتار کرلیا گیا، ہزاروں مسلم نوجوان بغیر کسی جرم کے برسوں سے جیلوں میں قید ہیں، انکی زندگیاں تباہ کی جارہی ہیں، لیکن اب اسطرح کی خبروں کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور نہ متاثرین کو انصاف مل رہا ہے، حکومت تو مسلم مخالف ہے ہی، ملک کے دوسرے ادارے بھی اب مسلمانوں کو انصاف دلانے میں یکسر ناکام ہیں، بابری مسجد پر عدالت عظمی کے فیصلے نے اپنا بھرم اور اپنی حقیقت کا اظہار کرہی دیا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ نے درست فرمایا تھا کہ میدان جنگ کے بعد سب سے زیادہ ظلم اور ناانصافیاں عدالتوں میں ہوئی ہیں اور بابری مسجد مقدمہ کا فیصلہ تو ملک میں عدالتی بے انصافی اور ظلم کا شاہکار ہے۔ موجودہ دنیا کی تاریخ میں عدالتی ظلم اور بے انصافی کی اس سے بری کوئی مثال نہیں ملتی، اس فیصلے کے آنے سے پہلے مسلم تنظیموں اور انکے قائدین نے اعلان کیا تھا کہ ہم ہر حال میں عدالت عظمی کے فیصلے کو تسلیم کریں گے اور ملک میں امن وامان برقرار رکھیں گے، یہی ہوا عدالت نے جو فیصلہ سنایا وہ حیرت انگیز نہیں تھا، عدالت کو جو فیصلہ سنانا تھا اس نے سنادیا اور مسلمانوں نے اسے تسلیم کرلیا، طلاق ثلاثہ کا معاملہ آیا، پارلیمنٹ میں قانون بنا اور پھر اس قانون کو مسلط کردیا گیا، اسطرح مسلم پرسنل لاء اور شریعت میں حکومت نے دخل اندازی شروع کردی، مسلم تنظیوں نے پورے ملک میں اسکے خلاف دستخطی مہم چلائی اور کروڑوں دستخطیں حکومت کو بھجوائی، لیکن کچھ نہیں ہوا، ملک میں یہ سب کچھ ہورہا ہے لیکن اسکے باوجود کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ملک میں ابھی تک جمہوریت باقی ہے، اور یہ ملک آزاد ہے، جبکہ حقیقی صورتحال یہ ہے کہ اب یہاں مسلمانوں کا وجود خطرے میں ہے، نہ انکی شریعت محفوظ ہے، نہ انکی جان محفوظ ہے، نہ مال محفوظ ہے اور زمین جائداد محفوظ ہے تو پھر یہاں جمہوریت کے کیا معنی ہیں؟ آئین ودستور کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں، اسکی پامالی عام ہورہی ہے تو پھر ملک کا دستور کیسے محفوظ ہے؟ کانگرس پارٹی کا کہنا یہ ہے کہ حکومت امرانہ انداز میں کام کر کے سب کے وقار کو ٹھیس پہنچا رہی ہے اور لوگوں کے ائینی حقوق پر مسلسل حملہ کیا جارہا ہے، گزشتہ ایک دہائی میں مذہبی بنیاد پرستی کے مذموم ایجنڈے کے ساتھ ہمارے معاشرے کو تقسیم کرنے کی کوششیں جاری ہیں اقلیتوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے اور جو سیکولر ہیں ان کو داغدار کیا جارہا ہے، کمزور طبقات ایس سی، ایس ٹی، او بی سی غریب اور اقلیتوں کے ساتھ دوسرے درجے کے شہریوں جیسا سلوک کیا جارہا ہے ان پر مظالم اور وحشیانہ تشدد عام ہو چکا ہے، ہمارے اداروں کی خودمختاری کو مسلسل ختم کیا جارہا ہے، خودمختار اداروں میں سیاسی مداخلت معمول بن چکی ہے، جمہوریہ کے وفاقی ڈھانچے کو روزانہ کچلا جارہا ہے، الیکشن کمیشن کی آزادی چھین لی گئی، پریاگ راج میں جاری مہاکمبھ میلے میں جمع سادھو سنتوں کی ایک ٹیم نے 3 فروری کو ایک ہندو آئین کی نقاب کشائی کرنے کے منصوبوں کا اعلان کردیا ہے، اس دن کو ہندو کیلنڈر میں مقدس سمجھا جاتا ہے، شدت پسند ہندو تنظیمیں ملک کو ہندو راشٹر کے طور پر اعلان کا مطالبہ ایک لمبے عرصے سے کرتی رہی ہیں، یہ اعلان ہندوستان کے آئین کو براہ راست چیلنج کرتا ہے، جو سیکولرزم پر مبنی ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ قوم نہ تو کسی مذہب کو فروغ دے اور نہ ہی اس پر پابندی لگائے، ہندوستانی آئین، ذات، نسل، مذہب یا جنس سے قطع نظر تمام شہریوں کو برابر کی ضمانت دیتا ہے، تاہم ہندو آئین کے مسودے میں تجویز کردہ ※ ہندو راشٹر ※ کا تصور ان سیکولر اصولوں کو مجروح کرتا ہے جو ہندوستان کے آئینی نظام کی بنیاد بناتے ہیں، یہ تجویز نہ صرف آئین کی بنیادی روح کے خلاف ہے، بلکہ ہندوستانی جمہوریت کی بنیاد کے لئے بھی زبردست خطرہ ہے۔ اتراکھنڈ میں یکساں سول کوڈ کا نفاذ عمل میں آچکا ہے۔ اب نکاح طلاق، وراثت وغیرہ کے قانون سب کے لئے برابر ہوں گے، قبائلی، آدیواسی لوگ اس سے مستثنی رہیں گے، دھرم سنسد میں ہندو راشٹر کی بات کی جارہی ہے، راجستھان کے کئی اردو میڈیم اسکولوں کو ہندی میڈیم میں تبدیل کردیا گیا ہے، وقف ترمیمی بل میں حزب اختلاف کی ایک نہیں چلی، کچھ معمولی ترمیم کے ساتھ پارلیمنٹ میں اسے دوبارہ پیش کردیا جائے گا، وقف (ترمیمی) بل، 2024 پر ڈرافٹ رپورٹ کا محض چند گھنٹوں میں جائزہ لینے اور اس پر غور وخوض کے لیے طلب کیا جانا ایک انتہائی غیر منصفانہ اور غیر جمہوری عمل ہے۔ 655 صفحات کی اس رپورٹ کو راتوں رات پڑھنا، اس کے اثرات کو سمجھنا اور اس پر اپنی تجاویز پیش کرنا کسی طور ممکن نہیں، یہ عمل نہ صرف پارلیمانی اقدار کی خلاف ورزی ہے بلکہ کمیونٹی کی رائے کو نظرانداز کرنے کے مترادف بھی ہے، وقف جائیدادیں ہماری مذہبی، ثقافتی، اور سماجی شناخت کی بنیاد ہیں، یہ صرف زمین کا معاملہ نہیں بلکہ ہماری نسلوں کے حقوق اور خودمختاری کا مسئلہ ہے، ایسے اہم معاملات پر فیصلہ سازی میں جلد بازی اور مشاورت کے مواقع کا فقدان حکومت کے عزائم کو مشکوک بناتا ہے، ایک جمہوری حکومت کا فرض ہے کہ وہ تمام کمیونٹیز کو ساتھ لے کر چلے، ان کے خدشات کو سنے، اور فیصلہ سازی کے عمل میں شفافیت کو یقینی بنائے، لیکن موجودہ رویہ اس کے برعکس ہے، حکومت کا یہ طرزِ عمل ایک ایسے قانون کو زبردستی مسلط کرنے کی کوشش ہے اسکے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ ہندوستان میں جمہوریت اور ائین کی دھجیاں اڑانے کا سلسلہ جاری ہے اور حالیہ وقف ترمیمی بل اس سازش کا تازہ ترین ہتھیار ہے، یہ بل نہ صرف مسلمانوں کے ائینی حقوق پر ایک ظالمانہ حملہ ہے بلکہ حکومت کی جانب سے اقلیتوں کو سیاسی طور پر کچلنے اور انہیں دوسرے درجے کا شہری بنانے کی کھلی سازش بھی ہے، گزشتہ دنوں مشترکہ پارلیمانی کمیٹی نے اس بل میں حکومت کی پیش کردہ ترامیم کو منظوری دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہاں جمہوریت کا صرف ناٹک رچایا جارہا ہے، یہ حرکت دراصل فاشزم کی عکاسی کرتی ہے، جو ہندوستان کے جمہوری اور سیکولر ڈھانچے کو برباد کرنے کی سازش ہے، جے پی سی نے حالیہ وقف ترمیمی بل میں حکومت کی پیش کردہ 14 ترامیم کو منظوری دے دی، جبکہ اپوزیشن کی جانب سے پیش کی گئی 44 ترامیم کو مکمل طور پر مسترد کردیا گیا یہ قدم نہ صرف اقلیتوں کے حقوق پر حملہ ہے بلکہ ایک واضح اشارہ ہے کہ حکومت اقلیتوں کو کچلنے اور اکثریتی طبقے کو خوش کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتی ہے، جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی میں اپوزیشن کے صرف 10 ارکان شامل تھے جبکہ این ڈی اے کے ارکان کی تعداد 16 تھی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ 572 تجاویز میں سے اپوزیشن کی ایک بھی تجویز کو تسلیم نہیں کیا گیا، یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت نے جمہوری عمل کو محض دکھاوا بنا کر رکھ دیا ہے، کمیٹی کے چیئرمین جگدم بیکا پال نے تمام ترامیم کو جلد بازی میں منظور کرایا اور اپوزیشن کو بحث کا وقت تک نہ دیا یہ رویہ جمہوری اصولوں کی کھلی خلاف ورزی ہے اور اس بات کا اشارہ ہے کہ حکومت کسی بھی اختلافی آواز کو دبانے کے لیے تیار ہے، ترمیمی بل کے تحت وقف بورڈ کے انتظامی ڈھانچے میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کی جا رہی ہیں اس میں غیر مسلم ارکان کی بھرتی اور وقف بورڈ کا چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) غیر مسلم مقرر کرنے کی شق شامل ہے، مزید یہ کہ وقف املاک پر مسلمانوں کے دعوے کو غیر قانونی قرار دینے اور ان کے انتظام کو سرکاری افسران کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، ملک بھر میں تقریبا 6 لاکھ 13 ہزار وقف کی جائیدادیں ہیں جن کی کل مالیت کھربوں روپے ہے، ان جائیدادوں کا تحفظ مسلمانوں کی سماجی مذہبی اور ثقافتی شناخت کا اہم حصہ ہے لیکن اس بل کے ذریعے انہیں ان سے محروم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، حکومت کی سازش کے پیچھے دراصل یہ ایجنڈا ہے کہ اقلیتوں کو ان کے مذہبی حقوق سے محروم کرکے اکثریتی طبقے کے حق میں جھکاؤ ظاہر کیا جائے، اس وقت دہلی اسمبلی انتخابات قریب ہیں اور یہ بل سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی ایک سوچی سمجھی چال معلوم ہوتی ہے، اپوزیشن کے ارکان بہرحال اس بات پر زور دیتے رہے کہ اس مسئلے پر مزید بحث ضروری ہے لیکن ان کی آواز کو مکمل طور پر دبا دیا گیا، جے پی سی کی تشکیل لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے 31 ارکان پر مشتمل تھی جن میں سے 10 اپوزیشن کے ارکان تھے اپوزیشن نے اس بل پر 44 ترامیم تجویز کی لیکن کمیٹی نے ایک بھی تجویز کو قبول نہیں کیا، اس کے برعکس این ڈی اے کی جانب سے پیش کی گئی 23 ترامیم میں سے 14 کو قبول کرلیا گیا، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نے جمہوریت کا صرف ناٹک کیا اور اپنی منمانی کو ترجیح دی ہے، اس بل کے ذریعے مسلمانوں کو ان کے مذہبی اداروں مساجد، مزاروں، قبرستانوں اور دیگر وقف جائیدادوں سے بے دخل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے یہ ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 25 سے 30 کے تحت فراہم کردہ مذہبی ازادی کے حق پر براہ راست حملہ ہے، ملک کی تقریبا تمام بڑی مسلم تنظیموں نے اس بل کی شدید مخالفت کی ہے اور اسے اقلیتوں کے حقوق کے خلاف ایک منظم سازش قرار دیا ہے، ڈی ایم کے اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے اس بل کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کا عندیہ دیا ہے لیکن یہ کافی نہیں ہے ملک بھر میں مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کو اس بل کے خلاف متحد ہونا ہوگا، یہ مسئلہ محض مسلمانوں کا نہیں بلکہ ہندوستان کے جمہوری ڈھانچے اور آئینی اصولوں کا ہے اگر آج مسلمانوں کو ان کے حقوق سے محروم کردیا جاتا ہے تو کل دیگر اقلیتوں کی باری ہوگی، حکومت کو یہ پیغام دینا ہوگا کہ ہندوستان میں فسطائیت کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے اس بل کو قانون بننے سے روکنا ہندوستان کے آئینی مستقبل کے لیے نہایت ضروری ہے، جس تیزی کے ساتھ یہ بل جے پی سی میں منظور کیا گیا اور جس طرح سے اپوزیشن ارکان کی رائے کو دبا دیا گیا اس کے بعد حکومت کی جانب سے اس پر مزید تیزی سے پیش رفت کے اندیشے ہیں، طے شدہ پروگرام اور منصوبے کے مطابق مشترکہ پارلیمانی کمیٹی نے وقف ترمیمی بل کو منظوری دے دی ہے، گذشتہ روز پارلیمانی کمیٹی کی میٹنگ میں وقف ترمیمی بل پر فائنل رپورٹ منظور کی گئی اور آج صبح اسے اسپیکر اوم برلا کو پیش کردی گئی، اس طرح یہ بل اب پارلیمنٹ میں پیش ہونے کے لیے تیار ہے، پارلمانی کمیٹی کے اجلاس کے دوران صدر کمیٹی، جگدم بیکا پال پر کسی سے فون پر بات کرنے کا بھی الزام عائد کیا گیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ابتدا ہی سے کسی کے اشاروں پر کمیٹی اور اس کے صدر کام کرتے رہے اور اپوزیشن کی آراء کو نظرانداز کردیا گیا، مسلم پرسنل لاء اور دیگر مسلم تنظیموں نے یکساں سول کوڈ اور وقف بل کے خلاف ملک گیر تحریک شروع کرنے کا اعلان کیا ہے، بورڈ نے یہ واضح کیا ہے کہ وہ ہرگز کسی کو یہ اختیار نہیں دیں گے کہ ان کی عبادت گاہوں اور دیگر وقف املاک کو ہڑپنے یا تباہ کرنے کی کوئی منصوبہ بندی کرے، حکومت مسلمانوں کے صبر کا امتحان نہ لے اور ملک کو جمہوریت کے بجائے تاناشاہی کی طرف نہ لے جائیں، اقلیتوں کی جائیدادوں پر قبضہ جمانے کی کوشش سراسر ظلم ہے، جس کو کوئی بھی انصاف پسند گروہ قبول نہیں کرسکتا، ہم حزب مخالف کی سیکولر پارٹیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اگر یہ بل پارلیمنٹ میں پیش کیا جاتا ہے تو متحدہ طور پر اس کی پرزور مخالفت کریں اور حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس ترمیمی بل کو واپس لے اور سابقہ قانون کو برقرار رکھے ورنہ مسلمانوں کے لیے عوامی جدوجہد کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں بچے گا اور نتیجتا جو صورتحال پیدا ہوگی اس کے لیے حکومت ذمہ دار ہوگی، وقف کی املاک کو بچانے کے لئے ہم تمام جمہوری و دستوری ذرائع کا بھرپور استعمال کریں گے جس میں کل ہند احتجاجی تحریک بھی شامل ہے اس کے لئے اگر ہمیں سڑکوں پر آنا پڑے یا جیل جانا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔ زندہ قومیں اپنی زندگی اور زندہ دلی کا ثبوت پیش کرتی ہیں، بھارت کے مسلمان اگر واقعی زندہ ہیں تو انھیں اپنے وجود کی بقا کے لئے جنگ لڑنی ہوگی اور قربانی پیش کرنی ہوگی، مسلم تنظیموں نے سڑک پر اترنے اور جیل بھرو تحریک چلانے کا اعلان تو کردیا ہے، اسوقت مسلمان اپنی قیادت کے تعلق سے یتیم ہیں، اسکی بڑی مثال تحریک شاہین باغ ہے، جو بغیر کسی قیادت کے شروع ہوئی، اکثر مسلم تنظیمیں بیان بازی اور لیٹر بازی تک محدود ہوچکی ہیں، ایسے میں مسلمانوں کی مایوسی فطری ہے، بورڈ بھی صرف لیٹر تک محدود رہتا ہے یا پھر کوئی منصوبہ بند اقدام کرتا ہے لیکن دیکھنا ہوگا کہ بلی کے گلے میں گھنٹی کون باندھتا ہے۔ مشتاق سبقت کی ایک نظم سوشل میڈیا پر ان دنوں کافی وائرل ہورہی ہے، چند اشعار آپ بھی ملاحظہ فرمائیں

جب من کی جمنا میلی ہو اور رُوح میں اِک بیزاری ہو
جب جھوٹ کے ان بھگوانوں سے ایمان پہ لرزہ طاری ہو
اِس حال میں ہم دیوانوں سے تُم کہتے ہو خاموش رہو
ہم اہلِ حرم ہیں ، اب ہم سے یہ کُفر گوارا کیسے ہو
جب چڑیوں کے ان گھونسلوں میں سانپ اُتارے جاتے ہوں
جب مالی اپنے گلشن میں خود ہاتھ سے آگ لگاتے ہوں
اِس حال میں ہم دیوانوں سے تُم کہتے ہو خاموش رہو
جب قلمیں ظالم جابر کی عظمت کا قصیدہ لکھتی ہوں
جب حق کی باتیں کہنے پہ انساں کی زبانیں کٹتی ہوں
اِس حال میں ہم دیوانوں سے تُم کہتے ہو خاموش رہو
جس دور میں مُسلم لیڈر بھی کچھ کہنے سے گھبراتے ہوں
جس دور میں سبقت، غیرت کے اسباب عدم ہو جاتے ہوں
اُس دور میں ہم دیوانوں سے تُم کہتے ہو خاموش رہو

(مضمون نگار معروف صحافی اور کل ہند معاشرہ بچاؤ تحریک کے جنرل سکریٹری ہیں)

اردو تدریس کی موجودہ صورت حال - مسائل اور حل

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ

اردو تدریس کی موجودہ صورت حال بہت اچھی نہیں ہے، اس کی وجہ مادری زبان اردو میں بچوں کی تعلیم سے عدم التفات ہے، جب کہ تمام ماہرین تعلیم اس بات پر متفق ہیں کہ مادری زبان ابتدائی تعلیم کے لیے مناسب اور بہترین زبان ہے، لیکن اس کے برعکس اردو کے عاشقین کی بھی پہلی پسند اپنے بچوں کے لیے انگلش میڈیم اور کونونٹ جیسے تعلیمی ادارے ہیں، ان کے گھروں میں بھی انگریزی زبان بولی جاتی ہے، تاکہ بچہ فرفر انگریزی بولنے لگے، ہمارا سفر ہوتا رہتا ہے اور ہر طبقے میں ہوتا ہے، آج تک کوئی گارجین ایسا نہیں ملا؛ جو مجھے یہ کہہ کر اپنے بچہ سے ملا کہ لڑکا فرفر اردو یا عربی بولتا ہے، انگریز چلے گیے، لیکن انگریزی زبان سے مرعوبیت چھوڑ گیے، ایک بڑی یونیورسٹی میں جو عربی وفارسی کے ہی نام پر قائم ہے، حضرت امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم کے ساتھ جانا ہوا، ہم سب مولوی ہی تھے اور اردو بولنے والے بھی تھے، سامنے والے بڑے عہدہ پر تھے، بات اردو میں شروع ہوئی، تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے انگریزی بولنا شروع کیا؛ تاکہ ہم سب لوگ مرعوب ہوں، ہم لوگ مولوی ہی نہیں داڑھی ٹوپی والے تھے، سوچا ہوگا کہ یہ انگریزی کیا جانتے ہوں گے، مرعوب ہو جائیں گے، حضرت امیر شریعت نے اس بات کو محسوس کیا اور فصیح انگریزی زبان میں جب جواب دینے لگے تو افسر موصوف سٹپٹا گیے، انہیں توقع نہیں تھی کہ یہ مولوی ہم سے اچھی انگریزی جانتا ہوگا، وہ اس قدر مرعوب ہوئے کہ انہیں صرف No, Yes ہی یاد رہ گیا، یہ واقعہ اس لیے ذکر کیا کہ اردو والے بھی انگریزی سے کس قدر مرعوب ہیں، انگریزی کے ٹیوٹر ہمارے اردو داں خوب رکھتے ہیں، لیکن اردو کے ٹیوٹر خال خال ہی رکھے جاتے ہیں، اگر کسی نے رکھ لیا تو انگریزی اور اردو کے ٹیوشن فیس میں آپ کو نمایاں فرق ملے گا۔ ظاہر ہے جب بچے نے ابتدائی مرحلہ میں اردو نہیں سیکھی، اسے بولنا، لکھنا نہیں آیا، گھر میں انگریزی تہذیب اور انگریزی الفاظ کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے ایسے میں بچے کو اردو زبان آتی ہی نہیں، اسکول میں جو اردو کے اساتذہ ہیں، ان کی دلچسپی بھی عموما اردو تدریس سے کم، ادارے، تنظیمیں، جمعتیں، جماعتیں اور ان تحریکات سے زیادہ ہیں، جن سے اخبارات میں تصویریں چھپیں، ان سے دریافت کیجئے کہ پوری مدت ملازمت میں اردو کے کتنے آدمی تیار کیے، بغلیں جھانکنے لگیں گے، یہ معاملہ تنقید کا نہیں، احتساب کا ہے، احتساب سے اپنی کمیوں کے تجزیہ اور عمل میں سدھار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اس کے بر خلاف جو اساتذہ پرانے تھے، انہوں نے پرانے انداز میں اپنے اساتذہ سے اردو لکھنا، بولنا، پڑھنا سیکھا تھا، انہیں اساتذہ نے نقل نویسی اور املا نویسی کی مشق کرائی تھی، واحد جمع کے اصولی قواعد سکھائے تھے، تذکیر وتانیث کی علامتیں اور محل استعمال بتایا تھا، محاورے اور ضرب الامثال سے واقفیت بہم پہونچائی تھی، اس لیے ان کی محنت طلبہ پر اچھی خاصی ہوتی تھی اور وہ اردو سیکھ جاتے تھے، لیکن استاذ کی وہ نسل بھی اب دھیرے دھیرے ختم ہوگئی، بعضے سبکدوش ہوگیے اور بعضوں نے دنیا ہی چھوڑ دیا، اب جو نسل اردو پڑھا رہی ہے، ان میں سے بیش تر کو اردو خود ہی نہیں آتی ہے، اس کا اندازہ ان مضامین اور خبروں کو دیکھ کر ہوتا ہے، جس میں اردو املا کے ساتھ تذکیر وتانیث اور واحد جمع تک کی غلطیاں پائی جاتی ہیں، بعض ان کتابوں کو دیکھ کر بھی اردو کی حالت زار کا انداز ہوتا ہے، جو بغیر کسی اہل نظر کی نظر ثانی کے طباعت کے مراحل سے گذر گئیں، یہی حال اردو اخبارات کا ہے، بعض الفاظ کا املا دیکھ کر سر پیٹنے کو جی چاہتا ہے، مستثنیات سب جگہ ہیں، یہاں بھی بعض اساتذہ اردو کی تدریس میں بہت اچھے ہیں اور ان کے طلبہ بھی کامیاب نکل رہے ہیں، بعض صحافی کی غیر معمولی صلاحیت پر رشک آتا ہے، لیکن یہ معاملہ خاص خاص کا ہے، عمومی احوال وہی ہیں، جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اس بے توجہی کی بڑی وجہ اردو کے طلبہ کے لئے بہترین ملازمت کے مواقع کی کمی ہے، استاذ مترجم اور معاون مترجم میں بحالیاں ہوجاتی ہیں، لیکن کتنے اردو داں اس ملازمت میں سما سکتے ہیں، جو سما گیے ان کی دلچسپی بھی ترجمہ سے زیادہ دوسرے فائل نمٹانے سے ہوتی ہے، کیوں کہ اس میں بالائی آمدنی کے مواقع زیادہ نظر آتے ہیں، اس دور میں جب پیشہ وارانہ تعلیم ہمارے رگ وریشے میں سما گیا ہے اور تعلیمی اداروں میں شائقین زبان وادب کے بجائے ان طلبہ کا ہجوم ہے جن کو بتایا گیا ہے کہ اس ڈگری کے حصول پر روٹی کے دو ٹکڑے اور شوربے کا ایک پیالہ مل سکتا ہے تو سارے ادھر ہی بھاگے جا رہے ہیں، اور اردو پڑھنے والوں کی تعداد دن بدن کم ہوتی جارہی ہے، جو پڑھ رہے ہیں وہ بھی احساس کمتری کے شکار ہیں، وہ اپنے کو دوسرے مضامین پڑھ رہے طلبہ سے کم تر سمجھتے ہیں اور انہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہماری قدر سماج میں انگریزی اور سائنس پڑھ رہے طلبہ سے کم ہے، یہ احساس کم تری ان کو حوصلہ شکنی کے مقام تک پہونچا دیتی ہے، ہم ہائی اسکول سطح پر اردو اختیاری نہیں، لازمی مادری زبان کی حیثیت سے پڑھانے اور ہر ہائی اسکول میں کم از کم ایک استاذ کی بحالی پر زور دیتے ہیں، دینا بھی چاہیے، لیکن ہمیں اس صورت حال کا بھی جائزہ لینا چاہیے کہ اردو ایک مضمون کی حیثیت سے رکھنے کے خواہش مند کتنے طلبہ ہیں؟ اور ہم نے کتنے کو اس مضمون کے رکھنے کے لیے تیار کیا ہے؟ اردو درس وتدریس کے حوالہ سے طلبہ اور اساتذہ کے سامنے ایک بڑا مسئلہ اس کی املا نویسی کا ہے، اردو کے نصاب میں الفاظ کی تحلیل اور املا میں سدھار کی جو غیر فطری تجویزیں آتی رہتی ہیں، اس نے طلبہ واساتذہ کو حیران کر رکھا ہے، کوئی املا کا مدار حرف کی صوت پر رکھنے کی بات کرتا ہے اور کوئی قدیم املا کو باقی رکھنے کی سفارش کرتا ہے، صوت پر املا کی بنیاد رکھنے کا مطلب ہے کہ ہم سدا (ہمیشہ) صدا (آواز) خار (کانٹا) خوار (ذلیل) خان (ذات) خوان (دسترخوان) کو ایک ہی طرح لکھنے لگیں، طوطا میں آواز "ط" کی کون نکالتا ہے، اس لیے تو تا "ت" سے لکھا جانے لگے، طشتری "ت" سے لکھا جائے، علیحدہ، علاحدہ، مولانا، موسیٰ اور عیسیٰ کو الف سے اور بالکل کو بغیر الف کے لکھا جائے، ان سفارشات کا بڑا نقصان یہ کہ اردو زبان میں جو ہم خاندان السنہ ایک موضوع کے طور پر پڑھاتے ہیں، الفاظ کے املا بدلنے سے ان کا خاندان گم ہوجاتا ہے، مثلا بالکل عربی زبان سے آیا ہے، اس لیے اس کو الف سے لکھنا ہی ہوگا، عیسیٰ موسیٰ کا املا بھی متعین ہے اور اس کا تلفظ چاہے جو ہو، املا وہی ہے جس طرح قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے، اسی طرح معدولات یعنی وہ حروف جو تلفظ میں نہیں آتے، ان کو ہٹا دینے سے بھی اس لفظ کا خاندان گم ہوجائے گا، اور یہ کہنا کہ اس سے طلبہ کو لکھنے میں آسانی ہوجائے گی، خواہ مخواہ کی بات ہے، یہی لوگ جب انگریزی بولتے، لکھتے اور پڑھاتے ہیں تو نالج اور نائف کے K سائلنٹ کو حذف کرنے کی بات نہیں کرتے اور اردو میں ساری تجویزیں اول جلول کی آتی رہتی ہیں۔ اردو زبان کی تدریس کا ایک بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہم اس زبان کو اجنبی زبان کی طرح پڑھاتے ہیں، اسکولوں اور کالجوں میں اردو زبان کو صرف ایک مضمون کی طرح پڑھایا جاتا ہے، زبان کی طرح نہیں، اردو تدریس میں ایک کام متن کی خواندگی کا ہے، متن کی خواندگی صحیح نہیں ہو تو درست مفہوم تک نہیں پہونچا جاسکتا، میرا جب سعودی عرب کے جدہ واقع انڈین اسکول میں جانا ہوا تو اردو کے ایک استاذ نے باتوں باتوں میں میرا وہ مشہور شعر پڑھا کہ

جانا نہ تھا مجھے جہاں سو بار واں گیا
ضعف قُویٰ سے دست بدیوار واں گیا

اس شعر میں انہوں نے متن کی خواندگی میں فاش غلطی کی، کہ قُویٰ کو قوِی پڑھ لیا، میں نے زیرلب مسکراتے ہوئے ان سے پوچھا کہ ضعف قوی کا کیا مطلب ہے کہنے لگے بہت کمزوری، حالاں کہ یہ لفظ قُویٰ ہے، اعضاء وجوارح ہاتھ پاؤں وغیرہ کے معنی، جب اردو کے اساتذہ کا یہ حال ہوگا تو طلبہ کیسے نکلیں گے، آپ خود سوچ سکتے ہیں۔ اس لیے تدریس میں متن کی صحیح خواندگی پر زور دیا جائے، تدریس میں طلبہ کا بھی رول ہو زیادہ سے زیادہ سوالات کر کے عبارت کا ماحصل طلبہ کے ذہن ودماغ میں بیٹھایا جائے، ان کی نفسیات کا خیال رکھا جائے اور ہر ہر طالب علم کو اہمیت دی جائے، تاکہ استاذ کی توجہ ہر طالب علم پر رہے، یقینا کلاس طلبہ کی جماعت سے تیار ہوتا ہے، لیکن ہمیں سمجھنا چاہیے کہ ان میں کا ہر فرد ہمارا مخاطب ہے، اور یقینا کلاس کے تمام لڑکوں کی قوت تفہیم اور معلومات کی سطحیں الگ الگ ہوتی ہیں، ہمیں اردو کو خالص ادبی حیثیت سے نہیں بلکہ معنی کی تفہیم وترسیل کے مقصد سے بھی پڑھانے کی ضرورت ہے۔ آج کل ایک خرابی یہ بھی ہے کہ طلبہ تو طلبہ ہی ہیں اساتذہ کا تلفظ بھی صحیح نہیں ہوتا ہے، اس کی وجہ نیچے درجات میں تلفظ کا صحیح نہیں ہونا ہے، اس کے لیے تلفظ کی مشق ضروری ہوتی ہے، ج، ز، ض، س، ش، ص میں فرق کرنے کی مشق ابتدائی تعلیم سے ہی ضروری ہے، ورنہ اگر بنیاد صحیح نہیں ہوئی تو کہا جاتا ہے کہ تا ثریا می رود دیوار کج۔ دیوار جتنی بھی بلند ہو جائے ٹیڑھی ہی رہے گی۔ اردو ہی نہیں تمام موضوعات کی تدریس کے لیے سبق کی مؤثر منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے، جسے تدریس کی زبان میں "لیسن پلان" کہتے ہیں، ہمارے یہاں سرکاری سطح پر سبق کی منصوبہ بندی کے لزوم کے باوجود اس کا اہتمام نہیں کیا جاتا، حالاں کہ اگر آپ ذہنی منصوبہ بندی کر کے اسے کاغذ پر منتقل کر لیتے ہیں تو آموزش، سیکھنے سکھانے کا عمل خوش گوار ہوگا اور درسگاہ میں طلبہ کے اندر شوق وذوق پیدا ہوگا، جس سے سبق پڑھانا آسان ہوگا، اور ہم اپنی صلاحیتوں کو طلبہ تک منتقل کرسکیں گے۔ خواجہ غلام السیدین کا قول ہے کہ اچھے استاذ کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے شعور وآگہی میں طلبہ کو شریک کرلے، یعنی جو کچھ وہ جانتا ہے، طلبہ میں منتقل کردے، اچھے استاذ کے لیے بہت ساری معلومات کا اس کے پاس ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ صحیح معلومات کو طلبہ تک منتقل کرنے کی صلاحیت اس کے پاس ہونی چاہیے۔ مؤثر منصوبہ بندی کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ طلبہ کی ذہنی صلاحیت اور مبلغ علم کو سامنے رکھا جائے، اس کے بعد تدریس کا خاکہ، مقاصد تدریس، ذہنی آمادگی، متن کی خواندگی، تفہیمی سوالات، نئے الفاظ کے معنی تک رسائی وغیرہ مؤثر منصوبہ بندی کے ذیلی عناوین ہو سکتے ہیں، ان میں سے ہر ایک کی اپنی اہمیت ہے اور اس کے بغیر کامیاب تدریس کے تصور کو خواب وخیال یا احمقوں کی دنیا میں رہنے کے مترادف سمجھنا چاہیے۔ ایک اور کام جو تدریس کے حوالہ سے ہمیں کرنا چاہیے وہ ہے تدریس کے طریقۂ کار میں تبدیلی، چھک وغیرہ میں طلبہ کو پڑھایا ہی نہیں جاتا، آموزش کے عمل کو استاذ اور شاگرد ناچ گا کر بھی سیکھتے سکھاتے ہیں، میں اس کو تدریس کی سنجیدگی کے خلاف اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو کمر ہلا کر رقص کی طرف مائل کرنا سمجھتا ہوں، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس طرح سے طلبہ میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے، مجھے خود ایک بار سنٹرل انسٹی چیوٹ آف انڈین لنگویج نے سولن کے ورکشاپ میں بلایا تھا اور موضوع دیا تھا کہ کھیل کھیل میں بچوں کو کیسے پڑھائیں، انیس روزہ ورک شاپ میں شرکاء نے جو "کھیل کھیل میں بچوں کو کیسے پڑھائیں" کے عنوان سے کھیل بنائے، اس کو این سی پی اول نے اردو زبان کے جادو کے عنوان سے دو جلدوں میں شائع کر دیا ہے، میں نے اس میں سارے ایسے کھیل بنائے، جس میں ڈانس اور کمر ہلانے کی ضرورت نہ پڑے، تدریس کی سنجیدگی برقرار رہے، اردو کے اساتذہ کو بھی روایتی اور سرکاری طریقہ کار سے الگ ہٹ کر اپنے درس کو دلکش بنانا چاہیے، اس کے لیے جدید تدریسی آلات کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ موبائل اور انٹرنیٹ لڑکوں کا ذوق بن گیا ہے، ہم اسے تدریس کے کاموں میں آن لائن تعلیم سے الگ ہٹ کر کس طرح اور کس قدر استعمال کر سکتے ہیں اس پر بھی غور کرنا چاہیے۔ ان مسائل سے نمٹنے کے لیے اردو دوست حضرات کو آگے آنا پڑے گا، طلبہ میں اردو زبان وادب کے تئیں دلچسپی پیدا کرنی ہوگی، گھر میں بھی اردو لکھنے، پڑھنے اور بولنے کا ماحول دینا ہوگا، گارجین کو بھی اردو لکھنا، پڑھنا اور صحیح تلفظ کے ساتھ بولنے کی مشق کرنی ہوگی، تبھی بچوں میں اردو سیکھنے اور پڑھنے کا شوق پیدا ہوگا، ان کے ذہن میں یہ بات راسخ کرنی ہوگی کہ دوسرے علوم وفنون تم روزی روٹی کے لیے پڑھ رہے ہو، لیکن تمہاری مادری زبان اردو ہے، علوم وفنون کا بڑا سرمایہ اور معلومات کا خزانہ اس میں موجود ہے، اس لیے اس میں ماں کی محبت کا عنصر بھی شامل ہونا چاہیے، انہیں بتایئے کہ اردو صرف ایک زبان نہیں، تہذیب بھی ہے، زبانیں اپنی تہذیب کے ساتھ ہی زندہ رہا کرتی ہیں، آپ خوابگاہ کو بیڈروم، باورچی خانہ کو کچن، استقبالیہ کمرے کو ڈرائنگ روم، طعام گاہ کو ڈائننگ ہال، غسل خانہ کو باتھ روم، چمچے کو اسپون، پانی کو واٹر، کرسی کو چیر، میز کو ٹیبل، کھڑکی کو ونڈو، ناشتہ کو بریک فاسٹ، دن کے کھانے کو لنچ اور رات کے کھانے کو ڈِنر کہہ کر اردو کی حفاظت نہیں کر سکتے، اردو کی حفاظت اس کے الفاظ اور رسم الخط کی حفاظت سے ہوگی، اساتذہ کو اردو تدریس کے تئیں سنجیدہ ہونا ہوگا، یہ صحیح ہے کہ آن لائن حاضری بنانے کے لزوم نے اسکولوں میں اساتذہ کی حاضری کا تناسب سوفی صد تک پہونچا دیا ہے، لیکن حاضری کے بعد اردو کے اساتذہ اردو نہیں پڑھائیں، کلاس میں موبائل دیکھ کر وقت گذار دیں یا وہ دوسرے موضوعات پڑھانے میں لگ جائیں تو اردو کی تعلیم کہاں سے ہو سکے گی، ہماری دوکانوں اور سرکاری دفاتر پر اردو میں بورڈ نہ لکھا ہو تو کس طرح اس کے پڑھنے کا شوق پیدا ہوگا، دوسری زبانوں کے بولنے والے اس قدر حساس ہیں کہ تامل، تلگو، بنگلہ، کنڑ وغیرہ بولنے والے اپنی مادری زبان کے علاوہ دوسری زبانوں کا قطعا استعمال نہیں کرتے، دوکانوں اور دفاتر پر بھی بورڈ دوسری زبانوں میں لگا نہیں ہوتا، آپ وہاں جا کر ہندوستان کے شہری ہونے کے باوجود اجنبیت محسوس کریں گے، ریلوے اسٹیشنوں کے علاوہ ہندی کا نام ونشان کہیں بھی نظر نہیں آئے گا، میں آپ لوگوں کو اس قدر متعصب ہونے کی تلقین نہیں کرتا، لیکن دوسری زبانوں کے ساتھ اپنی زبان کے ساتھ بھی انصاف کیجئے، ہمارے یہاں اردو کے حوالہ سے مدارس اسلامیہ کے علاوہ شاخوں کو پانی پٹانے کا عمل جاری ہے، ضرورت ہے جڑوں میں پانی دینے کی، جڑ میں پانی دینے کا یہ عمل، گھر اور اسکول سے شروع کیجئے، یقینا مسائل ہیں، لیکن مسائل سے نبرد آزما ہوئیے، اپنے اندر کمی ہے تو اس کا بھی محاسبہ کیجئے، کمیوں کو دور کیجئے، خوب اچھی طرح یاد رکھیے، زبانیں سرکاری سر پرستی سے نہیں، بولنے، لکھنے، پڑھنے اور استعمال سے زندہ رہتی ہیں، ورنہ عبرو زبان کب کی مرگئی ہوتی، در بدری اور خانہ بدوشی کے زمانہ میں بھی یہودیوں نے اسے پڑھ لکھ کر گھروں میں زندہ رکھا، اور کوئی بائیس سو سال زندہ رکھنے کے بعد جب اسرائیل کی حکومت قائم ہوئی تو پہلی ڈکلیریشن میں ہی اسے سرکاری زبان کا درجہ مل گیا۔ آپ پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہے، اردو یہاں دوسری سرکاری زبان ہے، اس کی ترویج واشاعت کے بڑے مواقع حاصل ہیں، بس اتنا دھیان رکھنے کی ضرورت ہے کہ حکومت کی طرف اٹھی ایک انگلی کے بعد تین انگلیاں ہماری طرف رخ کر کے پوچھ رہی ہیں کہ اردو کے عاشقین اردو کی بقا، ترویج واشاعت اور نئی نسل تک اسے منتقل کرنے کے لیے کیا کچھ کر رہے ہیں، حکومت پر دباؤ بنانے کے ساتھ اپنی ترجیحات کا رخ بھی اردو کی طرف کر دیجئے، صورت حال بھی بدلے گی اور مسائل بھی حل ہوں گے۔ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم رشیدیہ کے پانچ خوش نصیب طلباء نے امسال حفظ قرآن مکمل کیا

حضرت مولانا الحاج حلیم اللہ قاسمی نے 5 طلباء کی دستار بندی کی

ناندیڑ۔ 31 جنوری (فیروز خان) علاقہ مراٹھواڑہ کی قدیم وعظیم دینی وعصری درسگاہ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم رشیدیہ ھد یلوپ بزرگ تعلقہ اردھا پور ضلع ناندیڑ مہاراشٹر کا عظیم الشان سالانہ جلسہ عام بتاریخ 30 جنوری بروز جمعرات بوقت صبح ٹھیک دس بجے سے ظہر تک بمقام منعقد ہوا۔ واضح ہو کہ امسال 5 طلباء نے تکمیل حفظ قرآن کی مناسبت سے پانچ خوش نصیب طلباء کی دستار بندی حضرت مولانا الحاج حلیم اللہ قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ العلماء مہاراشٹر وصدر المدرسین جامعہ سراج العلوم بھیونڈی) کے دست مبارک سے عمل میں آیا۔ اس موقع پر زیر سرپرستی الحاج حضرت مولانا حافظ عبدالرشید قاسمی صاحب قندھاری معتمد دارالعلوم کربلا ناندیڑ نے فرمائی۔ اس جلسہ عام میں خصوصی خطاب عام نمونہ اسلاف ومفکر ملت خطیب باکمال حضرت مولانا الحاج حلیم اللہ قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ العلماء مہاراشٹر وصدر المدرسین جامعہ سراج العلوم بھیونڈی) نے فرمایا۔ اسی طرح اس جلسہ عام میں زیر صدارت محسن مراٹھواڑہ الحاج حضرت مولانا محفوظ الرحمن فاروقی صاحب (رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ امیر مرکز علوم شرعیہ اورنگ آباد بانی مہتمم دارالعلوم نعمانیہ وجامعہ اسلامیات پربھنی) کے زیر صدارت میں یہ جلسہ عام منعقد ہوا۔ اسی طرح اس عظیم الشان سالانہ جلسہ عام میں دیگر مہمانان خصوصی میں شامل حضرت مولانا الحاج محمد عثمان فیصل قاسمی (ضلع صدر جمعیۃ علماء ضلع صدر)، حضرت مولانا قاری عبد الرشید صاحب حمیدی (مہتمم جامعہ والنورین، جنتورو نائب صدر جمعیت العلماء مہاراشٹرا) حضرت مولانا مفتی مرزا کلیم بیگ ندوی صاحب (صدر جمعیۃ العلماء مراٹھواڑہ وجنتور) حضرت مولانا معین الدین صاحب قاسمی صدر جمعیۃ العلماء مراٹھواڑ وجنتور (بانی ومہتمم الجامعۃ الاسلامیہ قاسم

العلوم (وقف) [illegible] قاسمی ناظم پربھنی)، حضرت [illegible] رشیدی ناظم صدر جمعیۃ العلماء [illegible] محمد سفیان خان صدیق اکبر ناندیڑ [illegible] قاضی عماد الدین صاحب کا شفی [illegible] مسجد اردھا مراٹھواڑہ وجالنہ [illegible] للبنات اشاعتی (مہتمم مدرسہ [illegible] یہ عظیم علاوہ دیگر کئی معزز [illegible] عمل میں شرکت درج کی۔ [illegible] رشیدیہ میں شامل مولانا [illegible] آن مکمل کیا۔ مولانا حلیم اللہ صاحب قاسمی نے 5 طالب علم کی دستار بندی کی۔ بعدازاں مدرسہ کے طلباء نے جلسہ میں کلام مجید کی آیات کی تلاوت حمد نعت شریف ترانے پیش کیے۔ بعد ازاں حلیم اللہ صاحب قاسمی نے پروگرام مغز خطاب فرمایا۔ حلیم اللہ صاحب قاسمی نے فرمایا کہ مسلمان آج دین سے جڑ جائیں اللہ کی فرمابرداری اتباع سنت اور صالح معاشرے کے قیام کے بارے میں تفصیلات سے واقف کروایا۔ اس موقع پر مولانا قاضی الف الدین رشیدی بانی ومتہم مدرسہ ہذا مولانا شیخ عبداللہ قاسمی ناظم مدرسہ ہذا، ودیگر ذمہ داران نے تمام مہمانان کا پرتباک استقبال کیا۔ اسی طرح مدرسہ کا سنگ بنیاد مولانا حلیم اللہ صاحب قاسمی کے دست مبارک سے عمل میں آیا۔ اس جلسہ عام میں کثیر تعداد میں مقامی افراد نے شرکت درج کی۔ حضرت کے دعا پر جلسہ کا اختتام عمل میں آیا۔

یکساں سیول کوڈ کا نفاذ شریعت مطہرہ کے خلاف قانون ہے، مولانا محمد جمال الدین رشادی

بنگلور: 31۔جنوری 2025ء نماز جمعہ سے قبل ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد جمال الدین صاحب صدیقی رشادی مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین گنگانگر بنگلور 32 نے خطبہ جمعہ میں ملک میں یکساں سیول کوڈ کا نفاذ کیا ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے موضوع پر بصیرت افروز خطاب کرتے ہوئے فرمایا آج ہمارا ملک آزاد ہندوستان جسکی ایک ریاست اتراکھنڈ میں یکساں سیول کوڈ کے نافذ ہونے کی گونج ہے اور پورے ملک میں بحث کا موضوع بنا ہوا ہے، سوال یہ ہے یکساں سیول کوڈ کا نفاذ کیا ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے، جواب اس کا یہ ہے ریاست اتراکھنڈ کی موجودہ حکومت اپنے اقتدار کا آمرانہ غیر دستوری رویہ اختیار کرکے یہ اعلان کردیا ہے، اب ریاست میں یکساں سیول کوڈ نافذ اور مسلم پرسنل لاء ختم، اس کا بالکل صاف صاف واضح مطلب یہی ہے سب کیلئے اب ایک ہی قانون ہوگا، مولانا نے دوران خطاب فرمایا ملک میں قوانین دو طرح کے ہیں، سیول کوڈ شہری قوانین، کرمنل کوڈ فوجداری قوانین، سیول کوڈ میں شہریوں کو اپنے اپنے مذہب کے مطابق اپنے عائلی قوانین پر پوری طرح عمل کرنے اور اس کی نشرواشاعت کی بھی مکمل آزادی حاصل ہے، ہاں کرمنل کوڈ میں فوجداری قوانین میں کسی بھی مذہب دین کو دخل نہیں ہے، ملک کے سیکولر نظام کے مطابق ہی ہوگا، ملک میں قوانین کی ایک تقسیم اس طرح ہے، بنیادی اصول، رہنما اصول، بنیادی اصول آرٹیکل 25 جس کو (Fundamental Rights) کہتے ہیں ہر مذہب کے لوگوں کو اپنے اپنے مذہب کے قوانین پر عمل کی آزادی حاصل ہے، رہنما اصول، آرٹیکل 44 جس میں یہ ہے حکومت یہ کوشش کرے گی تمام شہریوں کیلئے ایک ہی قانون ہو، اچھی طرح سمجھیں ان قانونی دفعات میں یہ بھی لکھا ہوا ہے اگر بنیادی اصول اور رہنما اصول کے درمیان ٹکراو ہوتا ہے تو بنیادی اصول پر ہی عمل ہوگا اور بنیادی اصول یہی ہے ملک کا ہر شہری اپنے اپنے دین مذہب کے قوانین پر عمل کرسکتا ہے اس کو عمل کی مکمل اجازت اور آزادی حاصل ہے، مولانا نے دوران خطاب فرمایا یکساں سیول کوڈ کا نفاذ ملک میں یا کسی ریاست میں ملک کے مسلمانوں کو ناقابل قبول ہے، یکساں سیول کوڈ کا نفاذ تو ملک کے آئین اور دستور میں دیے گئے مذہبی آزادی اور بنیادی حقوق کے سراسر خلاف ہے، یکساں سیول کوڈ کا نفاذ ملک کے اتحاد امن اور سالمیت کیلئے خطرہ ہے، حکومت وقت سے ہمارا مطالبہ ہے مسلم پرسنل لاء، مسلمانوں کا عائلی قانون قرآن اور حدیث پر مبنی ہے، دین اسلام ایک آفاقی مذہب ہے جسکی اساس بنیاد احکامات خداوندی اور تعلیمات پیغمبر اسلامؐ ہے جس میں رہتی دنیا تک کسی قسم کی مداخلت اور ترمیم نہیں ہوسکتی اور نہ کسی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی طاقت حکومت اور اقتدار کے ذریعہ شریعت مطہرہ میں کسی قسم کی مداخلت کرے، حقیقت میں یہ تو خالق کائنات رب العالمین سے مقابلہ ہے چیلنج کرنا ہے، یاد رکھیں طاقت قوت حکومت اور اقتدار یہ تو آنی جانی چیز ہے اس کے بل بوتے پر قدرت خداوندی کو للکارنا اپنی تاناشاہی کا مظاہرہ کرنا اپنی ہی تباہی کا سامان فراہم کرنا ہے، مولانا نے دوران خطاب فرمایا ہم حکومت وقت سے یہ بھی کہنا چاہتے ہیں، ملک کا ہر مسلمان شہری جس کو اپنا مذہب اپنا دین اپنی شریعت مطہرہ اپنا دین اسلام دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے، اسی کے خاطر اس کا جینا اور مرنا ہے، شریعت مطہرہ اسلام کے خلاف ملک میں یا پھر کسی ریاست میں بنایا گیا قانون ملک کے مسلمانوں کو منظور نہیں، ملک میں مسلمانوں کا یہ عزم ہے مسلمان اپنی شریعت پر پوری طرح ثابت قدم رہیں گے اور اسی کے مطابق اپنی زندگی گذاریں گے، اللہ تعالیٰ ہمارے ملک میں اسلام اور شریعت مطہرہ کی بھرپور حفاظت فرمائے، ہر طرح سے ہماری مدد کا انتظام فرمائے،

ڈاکٹر عبدالغفار ملک سینئر کالج جلگاؤں میں

مختلف کھیل کود کے مقابلے کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر

جلگاؤں: 31/جنوری (عبدالوحید جنیدی) گزشتہ دنوں ڈاکٹر عبدالغفار ملک سینئر کالج جلگاؤں میں مختلف قسم کے کھیلوں کے مقابلوں اور رنگارنگ تقریبات کا آغاز ہوا جس میں مہندی کمپٹیشن، کھوکھو، لیمو چمچہ، کیرم، میوزک چیئر گیم نیز مضمون نویسی مقابلہ، جس میں طالبات نے بڑے ہی جوش وخروش سے حصہ لیا۔ ان مقابلوں کے نتائج کا اعلان یوم جمہوریہ کی تقریب میں کیا گیا، لیمو چمچہ مقابلے میں عائشہ سلیم باغبان نے اول مقام حاصل کیا، ترنم بی آصف نے دوم مقام تو شفاء شیر خان نے سوم مقام حاصل کیا۔ مہندی کمپٹیشن میں نبیلہ شیخ نے اول مقام حاصل کیا، سیرت سید چاہت علی نے دوم مقام تو فرحین عرفان نے سوم مقام حاصل کیا۔ میوزک چیئر گیم میں سیرت چاہت علی نے اول مقام، ثوبیہ شیخ نے دوم مقام اور شفاء کھاٹک نے سوم مقام حاصل کیا۔ کھوکھو مقابلے میں رفعت، مسیرہ، ترنم، الصبا، نبیلہ، ثوبیہ، شفاء کی ٹیم نے اول مقام حاصل کیا۔ مضمون نویسی مقابلہ میں کھاٹک شفاء اسلم نے اول مقام حاصل کیا، الصبا جمیل نے دوم مقام تو راحین فاطمہ اشفاق نے سوم مقام حاصل کیا ان تمام طالبات کو سرٹیفکیٹ وٹرافی سے نوازا گیا اس نمایاں کامیابی پر انجمن تعلیم المسلمین کے صدر اعجاز عبدالغفار ملک اور سوسائٹی کے جملہ عہدیداران، اینگلو اردو ہائی اسکول وجونیئر کالج کے پرنسپل ڈاکٹر بابو شیخ سر، وائس پرنسپل فاروق امیر سر، سپروائزر نعیم بشیر و تدریسی وغیر تدریسی عملے نے مبارکباد پیش کیں۔

مسلمانوں کے خلاف نتیش رانے کا سلسلہ وار نفرتی بیان جاری

ریاستی حکومت ومرکزی حکومت سے رانے کی شرانگیزیوں پر روک لگانے کیلئے مولانا ندیم صدیقی کا مطالبہ

ممبئی، 31 جنوری (پریس ریلیز) مہاراشٹر کے بی جے پی ایم ایل اے وکابینی وزیر نتیش رانے کی جانب سے مسلسل اشتعال انگیز اور فرقہ وارانہ بیانات دیے جارہے ہیں، جو نہ صرف سماجی ہم آہنگی کو بگاڑنے کی مذموم کوشش ہے بلکہ آئینِ ہند کے بنیادی اصولوں کی بھی کھلی خلاف ورزی ہے۔ ان کے حالیہ بیانات، جن میں مسجدوں میں گھس کر مارنے کی دھمکی، کیرالا کو منی پاکستان" قرار دینا، لاڈلی بہن یوجنا سے مسلمانوں کو الگ رکھنے کا مطالبہ، حجاب برقعہ اور پردہ پر پابندی کا مطالبہ کرنا اور پولیس کو 24 گھنٹے کی چھٹی دینے جیسے غیر ذمہ دارانہ اور نفرت انگیز الفاظ شامل ہیں، ایک منظم سازش کا حصہ معلوم ہوتا ہے، جس کا مقصد سماج میں تفریق اور منافرت پیدا کرنا ہے۔ اس سلسلے میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ ندیم صدیقی نے سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نتیش رانے کے بیانات درحقیقت فرقہ وارانہ بنیادوں پر سیاست چمکانے کی ناکام کوشش ہیں، جسے کسی بھی صورت میں کامیاب ہونے نہیں دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر گنگا جمنی تہذیب کی سرزمین ہے، جہاں مختلف مذاہب اور طبقات کے لوگ صدیوں سے بھائی چارے کے ساتھ رہتے آئے ہیں، لیکن کچھ شرپسند عناصر اپنے سیاسی فائدے کے لیے ریاست کا پرامن ماحول خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جو انتہائی افسوسناک اور قابلِ مذمت ہے۔ ہماری مہاراشٹر وزیر اعلیٰ جناب دیویندر فڑنویس سے درخواست ہے کہ اشتعال انگیز نتیش رانے کو لگام لگائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایک منتخب عوامی نمائندہ کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی مخصوص مذہبی طبقے کو نشانہ بنائے، بلکہ اس کا فرض ہے کہ وہ تمام شہریوں کے مفاد میں کام کرے۔ انہوں نے کہا کہ مسجدوں میں گھس کر مارنے کی دھمکی دینا، کیرالا کو "منی پاکستان" کہہ کر وہاں کے باشندوں کو نشانہ بنانا، سرکاری اسکیموں میں مسلمانوں کو محروم رکھنے کا مطالبہ کرنا، برقعہ پر پابندی اور پولیس کو کھلی چھوٹ دینے جیسی باتیں واضح طور پر ملک میں بدامنی اور فسادات کو ہوا دینے کی کوشش ہیں۔ مولانا نے مزید کہا کہ ملک کے ہر شہری کو مساوی حقوق حاصل ہیں اور کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ مسلمانوں کو دوسرے درجے کا شہری بنانے کی سازش کرے۔ مولانا نے حکومتِ مہاراشٹر اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ نتیش رانے کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے، تاکہ مستقبل میں کوئی بھی شخص ایسی غیر ذمہ دارانہ اور اشتعال انگیز زبان استعمال کرنے کی ہمت نہ کرسکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت خاموش رہی اور ایسے فرقہ پرست عناصر کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ حکومت خود اس سازش میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں، لہٰذا کسی کو کھلی چھوٹ نہیں دی جاسکتی کہ وہ ملک کے دستور اور عوام کے جذبات کے ساتھ کھلواڑ کرے۔ مولانا نے اس موقع پر تمام امن پسند تنظیموں، سماجی کارکنوں اور سیکولر ذہن رکھنے والے افراد بالخصوص نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار، نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے سے بھی اپیل کی کہ وہ نفرت پھیلانے والوں کے خلاف متحد ہو کر آواز بلند کریں اور ملک کے دستور اور جمہوری اقدار کی حفاظت کے لیے آگے آئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کسی ایک طبقے کا مسئلہ نہیں، بلکہ پورے ملک کی سالمیت کا سوال ہے، اور اگر آج خاموشی اختیار کرلی گئی توکل ہر اقلیت اور کمزور طبقہ اس خطرے کا شکار ہوسکتا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے شیوسینا شندے وزیر تعلیم داداجی بھوسے کی سراہنہ کی جو انہوں نے میڈیا کے نمائندوں سے کہا کہ برقعہ پہن کر امتحان گاہ میں آنے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور کس نے نقل کی کس نے نہیں اس کیلئے ڈپارٹمینٹ کے افسران موجود ہوتے ہیں۔ آخر میں مولانا ندیم صدیقی نے اس عزم کا اظہار کیا کہ جمعیۃ علماء مہاراشٹر آئندہ بھی ہر اس کوشش کے خلاف کھڑی رہے گی، جو ملک کے اتحاد اور سالمیت کو نقصان پہنچانے والی ہو۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسے شرپسند عناصر کے خلاف فوری کارروائی کرے اور ملک میں امن و بھائی چارے کو برقرار رکھنے کے لیے سنجیدہ اقدامات کرے۔ انہوں نے عوام سے بھی اپیل کی کہ وہ افواہوں اور اشتعال انگیزی سے بچیں اور امن و امان کو برقرار رکھنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

امیزون میکس پلیئر کا نیکسٹ اسٹریم ایونٹ ہندوستان میں مفت تفریح کے مستقبل کو چارٹ کرتا ہے

جس میں 100+ نئے شوز کی ایک لائن اپ کی نقاب کشائی کی گئی ہے

ممبئی: 31/جنوری (ایم ملک) امیزون میکس پلیئر نیکسٹ اسٹریم ایونٹ کے پہلے ایڈیشن میں عالمی مارکیٹنگ لیڈرز، سر مارٹن سورل، بینیڈکٹ ایونز اور تفریحی صنعت کی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ ستاروں سے جڑے ایونٹ نے ہندوستان میں مواد کی کھپت کے بدلتے ہوئے منظرنامے کو ظاہر کیا اور کس طرح امیزون میکس پلیئر مشتہرین کے لیے مضبوط اور ناقابل فراموش برانڈز بنانے میں ایک تبدیلی کا شراکت دار بن رہا ہے۔ بوبی دیول (آشرم 3)، سنیل شیٹی اور جیکی شراف (ہنٹر 2)، ریموڈی سوزا اور ملائکہ اروڑہ (ہپ ہاپ انڈیا 2)، اشنیر گروور (رائز اینڈ فال)، ایمیزون ایم ایکس پلیئر جیسی ممتاز شخصیات کی شاندار موجودگی نے 2025 میں اس فلم کا آغاز کیا ہے۔ اس کے 100 سے زیادہ نئے شوز پیش کرتا ہے۔ گریش پربھو، ہیڈ، ایمیزون اشتہارات انڈیا، نے کہا، آج کی میٹنگ کا مقصد امیزون میکس پلیئر کی بڑے پیمانے پر رسائی کو اکٹھا کرنا تھا، جو امیزون کے اربوں سے زیادہ کسٹمر بیس کو اشتہاری ٹیکنالوجی سے جوڑتا ہے۔" یہ تمام برانڈز کو قابل بنانے کے بارے میں ہے، نہ صرف وہ جو ایمیزون پر فروخت ہوتے ہیں، ہندوستان میں 250 ملین سے زیادہ منفرد صارفین تک پہنچنے اور متعلقہ اشتہارات فراہم کرنے کے بارے میں ہے۔ یہ کسی پروڈکٹ یا برانڈ کے بارے میں ابتدائی آگاہی سے لے کر حتمی خریداری کے فیصلے تک براہ راست نتائج کی پیمائش کے بارے میں ہے۔ مکمل فینل ایڈورٹائزنگ اب یہاں ہے! ہٹ اوریجنل، ریئلٹی شوز، اور میکس ویڈیو دیسی مواد بشمول K- ڈرامے، مینڈارن، ترک شوز، اور مزید کے ساتھ، امیزون میکس پلیئر ہندوستان میں تفریحی مقامات میں سے ایک ہے۔ ایمیزون ایم ایکس پلیئر کے سربراہ کرن بیدی نے کہا، "ہندوستان میں کوئی دوسری سٹریمنگ سروس نہیں ہے جو مفت میں اتنے وسیع مواد کی پیش کش کرتی ہو۔" بیدی نے یہ بھی نشاندہی کی کہ MX Player ایپ ہندوستان میں سب سے زیادہ ڈاؤن لوڈ کی جانے والی ایپس میں سے ایک ہے جس میں پلے اسٹور پر 4.1 بلین سے زیادہ ڈاؤن لوڈز ہیں۔ مزید برآں، امیزون میکس پلیئر تک پلیٹ فارمز کی ایک وسیع رینج تک بغیر کسی رکاوٹ کے رسائی حاصل کی جاسکتی ہے، بشمول ہندوستان کی سب سے بڑی ای کامرس ایپ Amazon.in، پرائم ویڈیو، اور فائر ٹی وی۔ یہ وسیع دستیابی یقینی بناتی ہے کہ صارفین اپنے پسندیدہ چینلز پر شوز سے لطف اندوز ہوسکیں۔ "امیزون میکس پلیئر روایتی ٹیلی ویژن سے ویڈیو سٹریمنگ میں منتقلی کو آگے بڑھانے کے لیے منفرد طور پر پوزیشن میں ہے، جس کی رسائی پہلے سے ہی ہندوستان کے کچھ سرکردہ عمومی تفریحی چینلز سے موازنہ ہے۔"کنٹینٹ ہیڈ اموگھ دشاد نے 2025 میں شروع ہونے والے 100+ نئے شوز کی ایک دلچسپ فہرست کی نقاب کشائی کی، جس میں 40 نئے ہندی اور ہندوستان کے پسندیدہ اور ایوارڈ یافتہ شوز جیسے آشرم، ہنٹرر، جمناپر، ہاف سی اے، ہپ ہاپ انڈیا، جس میں سکسرز کے سیزن شامل ہیں۔ آپ کا گائنا کالوجسٹ، اور کھیل کا میدان۔ تازہ کہانیوں کے ساتھ نئی سیریز کا بھی اعلان کیا گیا، جیسے بھیا، جو ایک ہندوستانی غیر معمولی تفتیش کار کے گرد مرکوز ہے، دی ٹائٹن اسٹوری، جو ہندوستان کے پہلے سپر برانڈ کی ایک متاثر کن کہانی بیان کرتی ہے، اور ساتھ ہی ایک نیا ریئلٹی شو- رائز اینڈ فال، ایک منفرد مسابقتی فارمیٹ جہاں کھلاڑی برابری کی بنیاد پر شروعات کرتے ہیں کیونکہ وہ حکمران بننے یا غریب رہنے کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ناظرین ہر ہفتے ایک نئی MXVdesi سیریز کا بھی انتظار کرسکتے ہیں، جسے ہندی، تامل، اور تیلگو میں ڈب کیا گیا ہے، ساتھ ہی ساتھ ایک وسیع مووی لائبریری بھی۔ ڈوسوڈ نے وضاحت کی کہ کس طرح سروس صارفین کے بارے میں اپنی گہری سمجھ بوجھ سے فائدہ اٹھاتی ہے تاکہ نئی کہانیاں تخلیق کی جاسکیں جو کہ بنیاد اور مستند ہوں، جبکہ نئے مواد کے فارمیٹس کے ساتھ تیزی سے تجربہ کر رہی ہوں۔ ہم ہندوستان کو مفت تفریح فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہیں!" ایونٹ نے مارکیٹنگ کمیونٹی کو امیزون میکس پلیئر کے لیے نئے انٹرایکٹو اور خریداری کے قابل اشتہار فارمیٹس کا ایک جامع سوٹ بھی دکھایا۔ ان فارمیٹس میں ان اسٹریم شاپ ایبل اشتہارات شامل ہیں، جہاں ناظرین اشتہار کے وقفوں کے دوران پروڈکٹ کو براؤز کرسکتے ہیں، عمیق فارمیٹس جہاں برانڈز اپنے پیغام کو مؤثر طریقے سے پہنچا سکتے ہیں۔ اس طرح کے مقامی اشتہاراتی فارمیٹس کے ساتھ سامعین کی مشغولیت دیگر صنعت کی پیشکشوں سے 6-7 گنا زیادہ ہے۔ "ہمارے سامعین ایک انتہائی مصروف سامعین ہیں اور ہمیں ان کی خریداری کے نمونوں کی اچھی سمجھ ہے، ایک فائدہ جو صرف امیزون میکس پلیئر فراہم کرسکتا ہے یہاں تک کہ وہ برانڈز جو امیزون پر مصنوعات یا خدمات فروخت نہیں کرتے ہیں، امیزون سے مواد خرید سکتے ہیں۔" "ہم مواد کی اس پریمیم دنیا کے ذریعے صارفین کے ساتھ رابطہ قائم کرسکتے ہیں اور اپنی مہموں کی تاثیر کو بڑھانے کے لیے اپنے فرسٹ پارٹی شاپنگ سگنلز کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔" ارونا دریانی، ڈائریکٹر، میڈیا اینڈ پارٹنرشپس، پیپسی کو اوم جھا نے کہا اس بارے میں بصیرت کہ اس سروس نے اس کے برانڈ کی کامیابی میں کس طرح تعاون کیا۔ موبائل اور منسلک ٹی وی پر 250 ملین سے زیادہ منفرد ماہانہ صارفین تک رسائی کے ساتھ، مفت، پریمیم مواد کا ایک بڑا کیٹلاگ، اور ٹریلین فرسٹ پارٹی شاپنگ سگنلز - امیزون میکس پلیئر مشتہرین کو متعلقہ، متنوع اور انتہائی مصروف سامعین تک پہنچنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ گاہک کے سفر کے دوران تک پہنچنے کے منفرد مواقع فراہم کرتا ہے۔

30 اپریل تک پری مانسون کام مکمل کریں: کمشنر سوربھ راؤ

میونسپل کارپوریشن، میٹرو اتھارٹی اور ٹریفک پولیس کی میٹنگ میں پری مانسون تیاریوں کا جائزہ

تھانے: 31/جنوری (آفتاب شیخ) تھانے میونسپل کارپوریشن (ٹی ایم سی) نے مانسون کے دوران شہریوں کو مشکلات سے بچانے کے لیے قبل از وقت تیاریوں کو تیز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی سلسلے میں میونسپل کمشنر سوربھ راؤ کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں میونسپل کارپوریشن، میٹرو اتھارٹی، ایم ایم آر ڈی اے اور ٹریفک پولیس کے سینئر افسران نے شرکت کی۔ میٹنگ میں تمام محکموں کو ہدایت دی گئی کہ وہ 30 اپریل تک پری مانسون کام مکمل کرلیں تاکہ بارش کے موسم میں شہریوں کو کسی بھی قسم کی دشواری کا سامنا نہ ہو۔ کمشنر سوربھ راؤ نے واضح کیا کہ سڑکوں کی تعمیر اور گڑھوں کی مرمت کے کام کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے۔ انہوں نے متعلقہ محکموں کو ہدایت دی کہ بارش کے دوران اگر کہیں گڑھے بن جائیں تو انہیں فوری طور پر بھرنے کا بندوبست پیشگی کرلیا جائے۔ اس موقع پر ایڈیشنل میونسپل کمشنر پرشانت روڈے کے علاوہ میٹرو اتھارٹی، ایم ایم آر ڈی اے اور ٹریفک پولیس کے سینئر افسران موجود تھے۔ نائب وزیر اعلیٰ اور تھانے کے سرپرست وزیر ایکناتھ شندے کی صدارت میں ہوئی پلاننگ کمیٹی کی میٹنگ میں بھی پری مانسون تیاریوں پر تبادلہ خیال کیا گیا تھا۔ اس کی تعمیل میں کمشنر نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ اپنے اپنے محکموں میں جاری کاموں کا جائزہ لیں اور انہیں جنگی پیمانے پر مکمل کریں۔ میٹنگ میں تھانے میں جاری میٹرو پروجیکٹ کے تحت سڑکوں پر موجود ملبہ ہٹانے اور رکاوٹیں دور کرنے کے لیے خصوصی ہدایات جاری کی گئیں۔ خاص طور پر ماجیواڑا، کاسرووڈولی، گائمکھ، ڈونگری پاڑا، آنند نگر، اوولا جنکشن، واگھبیل، کنچن پشپا سوسائٹی، ہائپرسٹی مال اور کاسرووڈولی فلائی اوور کے علاقوں میں کاموں کی ترجیحی تکمیل پر زور دیا گیا۔ کمشنر نے اجلاس میں میونسپل کارپوریشن کے زیر التواء ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات طلب کیں، جو مالی وجوہات کی بنا پر رکے ہوئے ہیں۔ انہوں نے تجویز دی کہ ان کاموں کو مکمل کرنے کے لیے وزیر ٹرانسپورٹ اور مقامی رکن اسمبلی پرتاپ سرنائیک سے ضروری فنڈ حاصل کیا جائے۔ راؤ نے میونسپل کارپوریشن، میٹرو اتھارٹی، ایم ایم آر ڈی اے اور محکمہ ٹریفک سے باہمی تعاون اور تال میل کے ساتھ کام کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر تمام ادارے مل کر کام کریں تو پری مانسون تیاریاں بروقت مکمل ہوسکتی ہیں، جس سے شہریوں کو بارش کے دوران مشکلات سے بچایا جاسکتا ہے۔

رابعہ گرلز ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج کو جشنِ تعلیم کے تقریری مقابلہ میں دوسرا انعام

بھیونڈی: 31/جنوری (شارف انصاری):- بھیونڈی ویورس ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام رابعہ گرلز ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج نے جشنِ تعلیم کے تقریری مقابلہ میں خان ندا عبدالحق نے دوسرا انعام حاصل کیا۔ جشن تعلیم جوکہ ایم ایل اے رئیس قاسم شیخ کی طرف سے منعقد کیا گیا تھا اس دو روزہ تعلیمی جشن میں مختلف مقابلے ہوئے۔ جس میں بھیونڈی کی تمام اسکول شامل تھیں۔ اس میں خان ندا عبدالحق نے دوسرا مقام حاصل کیا۔ اس کے انچارج ٹیچر ڈاکٹر محمد مقیم جامعی تھے۔ اس کامیابی پر اعزازی سکریٹری ایڈوکیٹ خیف نیاز مومن، اسکول ھذا کے چیرمین یوسف رمضان مومن، پرنسپل تبسم نیاز مومن، سپروائزر جیسمین شوکت اور اساتذہ نے مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

'لویاپا' کے ستارے جنید خان اور خوشی کپور لکھنؤ پہنچ گئے،

پروموشن کے دوران مداحوں کا زبردست پیار ملا!

ممبئی: 31/جنوری (ایم ملک) جیسے جیسے لویاپا کی ریلیز قریب آرہی ہے، شائقین کا جوش بھی بڑھتا جارہا ہے۔ فلم کے ٹریلر اور گانوں کو پہلے ہی لوگوں نے پسند کیا ہے جس کی وجہ سے اس کے حوالے سے جوش وخروش مزید بڑھ گیا ہے۔ اس دوران جنید خان اور خوشی کپور فلم کی تشہیر کے لیے لکھنؤ پہنچ گئے جہاں انہوں نے مداحوں اور میڈیا سے ملاقات کی۔ ٹریلر، ٹائٹل ٹریک اور باقی گانوں کے بارے میں کافی بحث ہوئی جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ فلم بڑے پردے پر ہٹ ہونے والی ہے! لکھنؤ میں پروموشن کے دوران جنید خان اور خوشی کپور نے مداحوں سے ملاقات کی، جہاں انہیں لوگوں کی جانب سے زبردست پیار ملا۔ مداحوں نے فلم کے ٹریلر اور گانوں کی تعریف کی جس کی وجہ سے دونوں اداکار بہت خوش نظر آئے۔ اس دوران انہوں نے مداحوں سے بات چیت کی، تصویریں کھنچوائیں اور فلم کے بارے میں اپنے جوش وخروش کو بھی شیئر کیا۔ "لویاپا" کی کہانی بہت دلچسپ ہے۔ یہ آج کے رشتوں میں پیدا ہونے والے مسائل کو ظاہر کرتا ہے، جہاں محبت صرف ایک جذبہ نہیں ہے بلکہ معاشرے کے دباؤ اور اپنی خواہشات کو سمجھتے ہوئے اسے برقرار رکھنا پڑتا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب ڈیٹنگ ایپس اور قلیل المدتی تعلقات رومانس کی پہچان بن چکے ہیں، محبت کے ان گہرے پہلوؤں کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتی ہے جنہیں اکثر نظرانداز کیا جاتا ہے، جیسے کہ ایک دوسرے کے لیے پرعزم رہنا، اپنی کمزوریوں کو اپنانا، اور ایک دوسرے کے ساتھ بڑھنا۔ Lavyaapa، جو جدید رومانوی کی دنیا میں قائم ہے، ایک دل کو گرما دینے والی کہانی پیش کرتی ہے۔ اس کی طاقتور پرفارمنس، پرجوش موسیقی، اور خوبصورت انداز اسے خاص بناتے ہیں۔ فلم میں نہ صرف رومانس کو ایک نئے انداز میں دکھایا گیا ہے بلکہ اس میں ایسی چیزیں بھی ہیں جو شائقین کو طویل عرصے تک یاد رہیں گی۔ محبت کے تمام رنگوں کا جشن مناتے ہوئے، Loveyaapa ہر عمر کے سامعین کے دلوں کو چھونے کے لیے تیار ہے۔ یہ فلم 2025 کے سب سے دلچسپ سینما تجربات میں سے ایک ہونے جارہی ہے۔ اس ویلنٹائن سیزن کو خاص بنانے کے لیے اپنے کیلنڈرز کو نشان زد کریں کیونکہ Loveyaapa 7 فروری 2025 کو سینما گھروں میں نمائش کے لیے تیار ہے۔ محبت کے اس جادوئی سفر کا حصہ بننے کے لیے تیار ہوجائیں!

اردو یونیورسٹی میں تیسری ہیلی کانفرنس کا کامیاب انعقاد

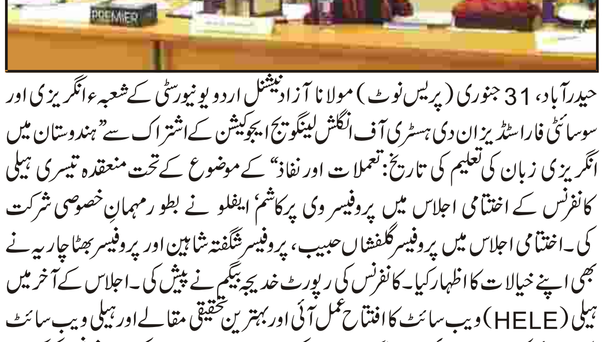

حیدرآباد، 31 جنوری (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبہء انگریزی اور سوسائٹی فار اسٹڈیز ان دی ہسٹری آف انگلش لینگویج ایجوکیشن کے اشتراک سے "ہندوستان میں انگریزی زبان کی تعلیم کی تاریخ: تعملات اور نفاذ" کے موضوع کے تحت منعقدہ تیسری ہیلی کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں پروفیسر وی پرکاشم ایفلو نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ اختتامی اجلاس میں پروفیسر گلفشاں حبیب، پروفیسر شگفتہ شاہین اور پروفیسر بھٹاچاریہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کانفرنس کی رپورٹ خدیجہ بیگم نے پیش کی۔ اجلاس کے آخر میں ہیلی (HELE) ویب سائٹ کا افتتاح عمل آئی اور بہترین تحقیقی مقالے اور ہیلی ویب سائٹ کے ڈیزائنر کو ایوارڈز سے بھی نوازا گیا۔ اجلاس کی نظامت زینیا الباہانے کی اور کانفرنس کی کنوینر محترمہ ثمینہ تبسم، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہء انگریزی نے شکریہ ادا کیا۔ کانفرنس میں ہندوستان بھر سے 60 سے زائد ساتذہ انگریزی زبان میں تعلیم کے ماہرین اور اسکالرس نے شرکت کی۔ کانفرنس کے دوران پروفیسر سلمیٰ احمد فاروقی اور پروفیسر امتیاز حسنین کے دو خصوصی لکچرس ہوئے۔ پروفیسر پرمیلا راو (JNU) نے "آرکائیو تحقیق اور تاریخی طریقہ کار" پر ایک تربیتی ورکشاپ کا انعقاد بھی کانفرنس کا حصہ تھا جس میں شرکاء نے تحقیق کے طریقوں پر قیمتی معلومات حاصل کیں۔ اس کانفرنس میں ہندوستان بھر کی جامعات سے کُل 42 تحقیقی مقالے پڑھے گئے۔ تیسری HELE کانفرنس کے علمی تعاون اور تاریخی تحقیق کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم ہے، جو ہندوستان میں انگریزی تعلیم کی ماضی، حال اور مستقبل پر قیمتی بصیرت فراہم کی۔

مانو آئی ایم سی میں کیمرہ اور لائٹنگ پر ورکشاپ' 3 فروری رجسٹریشن کی آخری تاریخ

حیدرآباد، 31 جنوری (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے انسٹرکشنل میڈیا سنٹر (آئی ایم سی) کی جانب سے 4 سے 6 فروری 2025 تک کیمرہ اور لائٹنگ تکنیک پر ایک تین روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ آئی ایم سی پرویو تھیٹر میں منعقد ہونے والے اس ورکشاپ کا عنوان" ویژن ٹو اسکرین: اے ڈیجیٹل وے" ہے۔ آئی ایم سی کے ڈائرکٹر رضوان احمد کے مطابق، رجسٹریشن صرف 30 شرکاء کے لیے ہے جس کے لیے پہلے آیئے، پہلے پائیں کی بنیاد ہے۔ رجسٹریشن کی آخری تاریخ 3 فروری 2025 دوپہر دو بجے تک مقرر ہے۔ بیرونی شرکاء 1500 روپے (بشمول جی ایس ٹی) کی فیس کے ساتھ رجسٹر کرسکتے ہیں۔ تمام منتخب شرکاء کو سو فیصد حاضری پر سرٹیفکیٹ ملے گا۔ پدم شری اے کے بیر، مایا ناز فلمساز اور متعدد نیشنل ایوارڈ یافتہ سینماٹوگرافر اور فلم ساز جو بصری کہانی سنانے میں مہارت کے لیے جانے جاتے ہیں اور رام سہائے، NFDC (سابقہ فلمز ڈویژن)، وزارت انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ، حکومت ہند، کے ایک نامور سینماٹوگرافر کے سیشنس تفصیلی تکنیکی معلومات اور عملی مظاہرے فراہم کریں گے۔ مزید تفصیلات اور رجسٹریشن کے لیے ورکشاپ کنوینر عمر اعظمی سے 8587900804 یا omarazmi@manuu.edu.in پر رابطہ کرسکتے ہیں یا لنک https://forms.gle/DPtRyQ74cXUJVpbK8 پر رجسٹر بھی کرسکتے ہیں۔

کمشنر آف اسکول ایجوکیشن محترم سچند راجی پرتاپ سنگھ کا ہیپی ٹو ہیلپ فاؤنڈیشن کی جانب سے پرتپاک استقبال!

اورنگ آباد: 31/جنوری: ریاست کے سکول ایجوکیشن کے نئے مقرر کردہ کمشنر محترم سچندرا جی پرتاپ سنگھ صاحب کو ہیپی ٹو ہیلپ فاؤنڈیشن کی جانب سے ایجوکیشن کمشنر کے دفتر، پونے کا دورہ کرنے کے بعد ان سے ملاقات کی اور مبارکباد پیش کی. اس موقع پر ہیپی ٹو ہیلپ فاؤنڈیشن کی جانب سے روایت کے مطابق گلدستہ کی بجائے کتاب اور ایک ڈائری تحفے دیکر استقبال کیا اور ساتھ طلباء اور اساتذہ کے مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ صاحب نے سب سے پہلے یہ اعزاز قبول کیا اور اظہار تشکر کیا اور نئے آنے والی مرکزی حکومت کی نئی پنشن اسکیم (Unified Pension Scheme) کے بارے میں بھی بات کی۔ صاحب نے طلباء کے تمام مسائل کو حل کرنے کا وعدہ کیا۔

طلبہ کی غذائیت پر سیاست!

مڈڈے میل میں انڈے بند کرنے کے خلاف ڈاکٹر جتیندر راوہاد کا انوکھا احتجاج

تھانے: 31/جنوری (آفتاب شیخ) راشٹروادی کانگریس پارٹی شرد پوار گروپ کے قومی جنرل سکریٹری اور قانون ساز پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر جتیندر اوہاد نے اسکولی طلبہ کو مڈڈے میل میں انڈے فراہم کرنے کی بندش کے خلاف انوکھے انداز میں احتجاج درج کرایا۔ انہوں نے تھانے ضلع کلکٹر اشوک شنگارے کو انڈے پیش کرتے ہوئے ریاستی حکومت کے فیصلے پر سخت ناراضگی ظاہر کی۔ ڈاکٹر اوہاد نے الزام لگایا کہ حکومت نے بجٹ کا بہانہ بنا کر طلبہ کی غذائیت سے سمجھوتہ کیا ہے، جبکہ محض 50 کروڑ روپے سالانہ میں انہیں ضروری پروٹین مہیا کیا جاسکتا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ فیصلہ کسی خاص طبقے کو خوش کرنے کے لیے کیا گیا ہے، جس سے غریب بچوں کی جسمانی اور ذہنی نشوونما پر منفی اثر پڑے گا۔ واضح رہے کہ 1995 میں شروع کی گئی مڈڈے میل اسکیم کے تحت سرکاری اور امداد یافتہ اسکولوں میں بچوں کو غذائیت سے بھرپور کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ نومبر 2024 میں ریاستی محکمۂ تعلیم نے ہفتے میں ایک دن طلبہ کو انڈے یا کیلا دینے کا فیصلہ کیا تھا، تاہم اب حکومت نے اچانک انڈے بند کرنے کا حکم دے دیا ہے، جس سے بچوں کی صحت متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ اس فیصلے کے خلاف احتجاج میں ڈاکٹر جتیندر اوہاد کی قیادت میں این سی پی کارکنان نے تھانے کے ضلع کلکٹر کو میمورنڈم پیش کیا۔ اس موقع پر پارٹی کے ضلع صدر سہاس دیسائی، کارگزار صدر پرکاش پاٹل، خواتین ضلع صدر سجاتا گھاگ، خواتین کارگزار صدر سریکھا پاٹل، او بی سی سیل کے صدر گجانن چودھری، میڈیکل سیل کے صدر اسد چاؤس، سیوادل کے صدر کلوندر سنگھ سوکھی، یوتھ جنرل سکریٹری راجیش کدم، ایڈمنسٹریشن جنرل سکریٹری راجیش ساٹم اور کئی سرکردہ لیڈران موجود تھے۔ ڈاکٹر اوہاد نے حکومت کی ترجیحات پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا، جب حکومت 200 کروڑ روپے لاڈلی بہن کے اشتہار پر خرچ کرسکتی ہے تو 50 کروڑ روپے بچوں کی غذائیت کے لیے کیوں نہیں دیے جاسکتے؟ یہ شرمناک اور ناقابل قبول ہے! ضلع کلکٹر اشوک شنگارے نے یقین دلایا کہ وہ معاملہ حکومت کے سامنے پیش کریں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حکومت اپنے فیصلے پر نظرثانی کرتی ہے یا نہیں۔

عوام کی شفافیت اور ذمہ داری میں اضافہ کے لئے

100 دنوں کا سات نکاتی پروگرام نافذ کریں: سکریٹری انچارج ستوگی

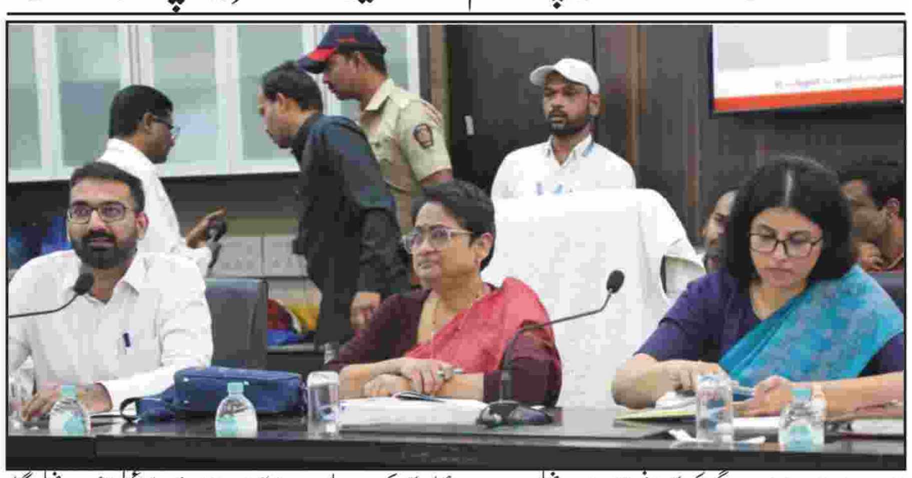

ناندیڑ: 31ر جنوری: زندگی کی آسانی کا مطلب ہے شفافیت اور ذمہ داری کے ساتھ عوام کو خدمات فراہم کرنا۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کی اس سلسلے میں ہدایات واضح ہیں اور ناندیڑ ضلع میں اس پر عملدرآمد کریں، ایسی ہدایات چیف سیکریٹری (اپیل اینڈ سیکیورٹی) اور ناندیڑ ضلع کے سیکریٹری انچارج راجیکا رستوگی نے آج یہاں دی۔ سیکریٹری انچارج نے آج 100 دنوں کا عملی منصوبہ، ضلع گڈ گورننس انڈیکس، ضلع اسٹریٹجک پلان کے سلسلے میں تمام محکمہ جات کے سربراہان کا جائزہ لیا۔ اس اجلاس میں ڈسٹرکٹ کلکٹر ابھیجیت راوت، چیف ایگزیکٹو آفیسر مینل کرنوال، ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ابنیش کمار، میونسپل کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار ڈوئیفوڈے، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ کلکٹر اور پروجیکٹ آفیسر مسز کاویلی میگھنا، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر پانڈورنگ بورگاونکر، رہائشی نائب ڈسٹرکٹ کلکٹر مہیش وڈڈکر سمیت ضلع کے تمام محکمہ جات کے سربراہان کی موجودگی تھی۔ انہوں نے دفتری صفائی، دفتری سہولتیں، علاقے کی دورے، علاقے کی دوروں کے نوٹ، ای سروسز میں اضافہ کی ہدایات دیں۔ انہوں نے مویشی پالنے، ماہی گیری، دودھ کی پیداوار، سیونگ گروپس کی مضبوطی، خواتین کی خودمختاری، آسان صحت کے نظام، صنعت محکمہ کے ذریعے کلسٹر تشکیل کی حوصلہ افزائی جیسے امور پر توجہ دینے کی ہدایت کی۔ ناندیڑ ضلع کی سیاحت، تعلیم، میڈیکل ٹورزم میں ترقی جاری ہے اور ضلع کو کھیلوں کے شعبے میں اہم مرکز بنانے کے لئے خصوصی کوششیں جاری ہیں، ایسا اس موقع پر ڈسٹرکٹ کلکٹر نے کہا۔ انہوں نے اپنے پیشکش میں وزیر اعلیٰ سورا کرشی وہنی منصوبہ، گاؤں میں دفن اور دھن بھومی کے سلسلے میں متعینہ منصوبہ بندی کی معلومات فراہم کی۔ مزید برآں، ضلع میں 100 دنوں کے تحت گاؤں کے نقشے کے مطابق سڑکوں کو خالی کرنا، ریکارڈ کی تجدید کاری، صاف دفتر، ایگری اسٹک جیسی منصوبوں میں فعال طور پر کام کیا جا رہا ہے۔

محکمہ ریلوے نے کامیاب ٹکٹ چیکنگ مہم کے ذریعے اضافی آمدنی اور مسافروں کی پاسداری میں اضافہ کیا

ناندیڑ: 31ر جنوری (ورق تازہ نیوز) ریلوے نے ایک جامع بس چھاپہ (موبائل اور گھات لگا کر ٹکٹ چیکنگ مہم)، شری این سبھا راؤ ناندیڑ کے اسسٹنٹ کمرشل منیجر-II زیر نگرانی، مدکھیڈ کو بیس اسٹیشن کے طور پر استعمال کرتے ہوئے اور سیکورٹی اور آپریٹنگ محکموں کی حمایت کے ساتھ، ٹکٹ چیکنگ مہم کا آغاز کیا۔ اس مہم کا مقصد بغیر ٹکٹ سفر کو کم کرنا اور آمدنی کی وصولی میں اضافہ کرنا تھا۔ کل 28 ٹکٹ چیکنگ عملہ تعینات کیا گیا، جن کے ساتھ 03 آر پی ایف اہلکار بھی شامل تھے، جن میں 1 خاتون آر پی ایف افسر شامل تھیں۔ صبح کے سیشن میں مدکھڈ سے عادل آباد سیکشن میں 9 ٹرینیں چیک کی گئیں۔ جن میں نندگرام ایکسپریس، دیوگیری ایکسپریس، انٹرسیٹی ایکسپریس وغیرہ شامل ہیں۔ شام کے سیشن میں پورنا-واشیم سیکشن میں 4 ٹرینیں چیک کی گئیں، جن میں پٹنہ ایکسپریس، جے پور ایکسپریس وغیرہ شامل ہیں۔ ٹرین نمبر 17409 عادل آباد-ناندیڑ انٹرسیٹی ایکسپریس پر جمبلی میں گھات لگا کر چیک کیا گیا۔ مہم کے دوران، کچھ مسافروں کو بغیر ٹکٹ اور بے قاعدہ ٹکٹ پر سفر کرتے ہوئے پکڑا گیا۔ ٹکٹ چیکنگ مہم کے نتیجے میں، کل 484 کیسز بغیر ٹکٹ مسافروں، بے قاعدہ مسافروں اور غیر ریزروڈ سامان کے خلاف درج کیے گئے۔ کل 2,53,075 روپے کا جرمانہ ان مسافروں سے وصول کیا گیا۔ عادل آباد اسٹیشن پر مسافروں میں 11% اضافہ ہوا اور آمدنی میں 55% اضافہ ہوا، اور ہنگولی اسٹیشن پر مسافروں میں 60% اضافہ ہوا اور آمدنی میں 36% اضافہ ہوا۔ سریمتنی نیتی سرکار، ڈویژنل ریلوے منیجر، ناندیڑ نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ درست ٹکٹ کے ساتھ سفر کریں اور غیر مجاز فروشوں سے کھانا نہ خریدیں۔

صرف دھننجے منڈے ہی نہیں، بلکہ کابینہ کے 65 فیصد وزراء پر

فوجداری مقدمات، داغدار وزراء کو برطرف کیا جائے: نانا پٹولے

بی جے پی نے کسانوں کے بجلی بل معاف کرنے کا اعلان کیا، پھر بھی بل کیوں بھیجا جا رہا ہے؟

ممبئی/ ناگپور: ریاستی وزیر برائے خوراک و شہری رسد دھننجے منڈے پر مسلسل سنگین الزامات عائد کیے جا رہے ہیں، لیکن مہاراشٹر کابینہ میں صرف دھننجے منڈے یا سنجے راٹھوڑ ہی نہیں بلکہ 65 فیصد وزراء ایسے ہیں جن پر مختلف جرائم کے مقدمات درج ہیں۔ اگر بھارتیہ جنتا پارٹی خود کو 'پارٹی وِد ڈیفرینس' کہتی ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ان تمام داغدار اور فوجداری مقدمات کا سامنا کرنے والے بدنام وزراء کو کابینہ سے برطرف کرے۔ یہ مطالبہ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے کیا ہے۔ ناگپور میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے نانا پٹولے نے کہا کہ بیڑ ضلع کے مساجوگ کے سرپنچ سنتوش دیشمکھ اور پربھنی کے نوجوان سومناتھ سوریہ ونشی کی پولیس تشدد میں ہلاکتیں انتہائی افسوسناک ہیں۔ ان دونوں واقعات کے مجرموں کو ایسی سخت سزا دی جانی چاہیے کہ آئندہ ریاست میں اس طرح کے واقعات نہ ہوں، لیکن حکومت اس معاملے میں سنجیدہ مؤقف اختیار کرنے سے گریزاں نظر آتی ہے۔ مہاراشٹر میں بی جے پی کی قیادت والی حکومت دراصل مجرموں کی سرپرستی کرنے والی حکومت ہے، جہاں کئی وزراء پر سنگین مقدمات درج ہیں۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کو خود احتسابی کرنی چاہیے اور ریاست کی شبیہ خراب کرنے والے وزراء کو کابینہ سے باہر نکال دینا چاہیے، ایسا کہنا نانا پٹولے کا تھا۔ ریاست میں بی جے پی حکومت عیش کر رہی ہے جبکہ عوام فاقہ کشی پر مجبور ہیں۔ زرعی اجناس کی مناسب قیمت نہ ملنے کے باعث کسان شدید پریشان ہیں۔ سویابین، دھان، پیاز اور کپاس سمیت کسی بھی فصل کو مناسب قیمت نہ ملنے سے کسان تباہ ہو چکے ہیں اور روزانہ خودکشی کے واقعات رپورٹ ہو رہے ہیں۔ حکومت نے کسانوں کے بجلی بل معاف کرنے کا اعلان کیا تھا، لیکن اس کے باوجود کسانوں کو بجلی کے بل بھیجے جا رہے ہیں۔ بجلی کے نرخ بڑھا دیے گئے ہیں، ایس ٹی بسوں کے کرائے میں اضافہ کر دیا گیا ہے، جبکہ ریاست میں 24 لاکھ طلبہ نوکریوں کے لیے درخواستیں دے چکے ہیں، لیکن انہیں ملازمتیں نہیں مل رہیں۔ مہنگائی میں اضافہ ہو رہا ہے، لیکن حکومت ان مسائل پر توجہ دینے کے بجائے خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ کانگریس عوامی مسائل کو اجاگر کرتے ہوئے حکومت کو جوابدہ بنائے گی، نانا پٹولے نے یہ اعلان بھی کیا۔ پریاگ راج میں مہا کمبھ میلہ جاری ہے، جو عوام کے عقیدے، جذبات اور عقیدت کا مرکز ہے، لیکن بی جے پی حکومت نے اسے بھی ایک ایونٹ میں تبدیل کر دیا ہے۔ وی آئی پی کلچر کے نام پر وزیر اعظم نریندر مودی اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے بڑے بڑے بینرز لگائے گئے ہیں۔ اس دوران بھگدڑ مچنے کے باعث کئی عقیدت مندوں کی جانیں چلی گئیں، لیکن بی جے پی حکومت نے کووڈ-19 کے دوران اموات چھپانے کی طرح اب بھی مرنے والوں کی اصل تعداد کو چھپانے کی پالیسی اپنائی ہے اور صحیح معلومات منظر عام پر نہیں آنے دی جا رہیں۔ شنکر آچاریہ نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے استعفے کا مطالبہ کیا ہے، لیکن آر ایس ایس اور سرسنگھ چالک موہن بھاگوت اس پر خاموش کیوں ہیں؟ انہوں نے مودی-یوگی کے استعفے کا مطالبہ کیوں نہیں کیا؟ نانا پٹولے نے یہ تلخ سوال اٹھایا۔

ریلوے ٹریک پر ٹرک پھنس جانے سے تپون ایکسپریس کے سفر میں خلل اندازی

ناندیڑ: 31ر جنوری (ورق تازہ نیوز) موصولہ اطلاع کے مطابق آج 31ر جنوری کو دوپہر ناندیڑ اور منماڈ ریلوے لائنوں کے درمیان سراوادی سے کوڑی تک دو اسٹیشنوں کے درمیان ایک ٹرک ریلوے پٹریوں پر پھنس جانے کی وجہ سے ٹریفک میں خلل پڑا۔ حاصل کردہ ویڈیو میں ناندیڑ آنے والی تپون ایکسپریس کو روکا ہوا نظر آ رہا ہے۔ جالنا اور پربھنی کے درمیان ریلوے لائنوں میں دو ریلوے اسٹیشن سراوادی-کوڑی ہیں۔ ان دونوں ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان ریلوے ٹریک کو عبور کرتے ہوئے ایک ٹرک پٹریوں میں پھنس گیا جس کو ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ٹرک کو نکالنے کے لیے کافی زمین کھودی گئی ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس زمین کی کھدائی سے ریلوے ٹریک کو کوئی نقصان پہنچ گیا یا نہیں۔ لیکن اس واقعہ کی وجہ سے ریلوے ٹریفک میں خلل پڑا۔ موصولہ ویڈیو میں ممبئی سے ناندیڑ آ رہی تپوون ایکسپریس وہاں رکتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ٹرک نکل جائے، تب بھی ہم محسوس کرتے ہیں کہ ریل کی پٹریوں کا معائنہ کرنے کی ضرورت ہے۔

ریاستی یوتھ ایوارڈ کے لئے درخواستیں مطلوب

ناندیڑ: 31 جنوری (ورق تازہ نیوز): ریاستی یوتھ ایوارڈ کے لئے نوجوانوں یا یوتھ ڈیولپمنٹ کے کام کرنے والی تنظیموں کی گزشتہ تین سال کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے گا اور ریاستی یوتھ ایوارڈ برائے 2023-24 کے لئے درخواستیں ہفتہ 15 فروری 2025 تک ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر آفس میں جمع کرائی جائیں گی۔ قومی اور ریاستی تعمیر میں نوجوانوں کا اہم کردار ہے اور بڑی تعداد میں نوجوان طبقہ اور تنظیمیں ریاست میں سماجی کام کر رہی ہیں۔ نوجوانوں میں موجود پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنا، ان کے سماجی کاموں کو فروغ دینا، ان کی تعریف کرنا ضروری ہے۔ ریاستی یوتھ پالیسی کے تحت نوجوانوں کے سماجی کاموں کی تعریف کرنے کے لئے ریاستی یوتھ ایوارڈ حکومت کے فیصلے 12 جنوری 2013 کے مطابق دیے جاتے ہیں۔ سال 2023-24 میں ریاستی سطح پر ریاستی یوتھ ایوارڈ کو اسپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے علاقائی سطح کے مطابق ہر علاقے سے 1 نوجوان، 1 نوجوان لڑکی اور 1 رجسٹرڈ تنظیم کو دیا جائے گا۔ اس ایوارڈ کی شکل نوجوانوں کو 50 ہزار روپے نقد، تنظیم کو 1 لاکھ روپے نقد، تعریفی سند اور اعزازنشان ہوگی۔ درخواست کا نمونہ ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر آفس یا https //:sports.maharashtra .gov.in پر دستیاب ہوگا۔

ضلع میں حکم امتناعی نافذ

ناندیڑ تاریخ۔ 31 جنوری:- ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر نے مطلع کیا ہے کہ ناندیڑ ضلع میں یکم فروری کی صبح 6 بجے سے 17 فروری کی آدھی رات تک حکم امتناعی نافذ رہے گا۔ ضلع میں امن وامان برقرار رکھنے کے لیے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مہاراشٹر پولیس ایکٹ 1951 کی دفعہ 37 (1) اور (3) کے تحت یکم فروری کی صبح 6 بجے سے آدھی رات تک ضلع میں حکم امتناعی کا حکم جاری کیا ہے۔ 17 فروری 2025 کو۔ اس کے مطابق، پانچ یا اس سے زیادہ افراد کو عوامی مقامات پر یا اس کے قریب اس حکم میں بیان کردہ اعمال میں شامل ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ اس حکم کا اطلاق ڈیوٹی پر موجود پولیس افسران، سرکاری ملازمین، شادیوں، جنازوں، مذہبی پروگراموں، یاتریوں اور دیگر جلوسوں پر نہیں ہوگا جن کی خصوصی طور پر مجاز حکام کی اجازت ہے۔ ایسے جلوسوں کی اجازت دینے کے ساتھ ساتھ پانچ یا اس سے زیادہ افراد کے اجتماع، جلسوں، جلوسوں، مارچوں اور آواز لگانے والے لاؤڈ سپیکر کی اجازت دینے کا اختیار ضلع کے تھانے کے انچارج افسر اور دیگر پولیس کے پاس ہوگا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ، ناندیڑ کی طرف سے مجاز افسران۔

ماں کا عاشق نابالغ بیٹی کی عصمت دری کرتا رہا
ماں ویڈیو کال کر کے نظارہ دیکھتی رہی، ماں گرفتار عاشق فرار

ممبئی: جنوری (ایجنسیز) ممبئی پولیس نے ایک انوکھا اور شرمناک معاملہ درج کیا جب ایک خاتون کا عاشق اسکی نابالغ لڑکی کی عصمت کو تار تار کر رہا تھا اسوقت خاتون اسکو ویڈیو کال کر کے اس شرمناک حرکت کو اپنی آنکھوں سے دیکھکر لطف اندوز ہو رہی تھی اور اس نے بعد میں اپنی دختر کو دھمکی بھی دی کہ وہ اس معاملے کا کسی سے ذکر نہ کریں ورنہ اسکو خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑئے گا۔ پولیس نے ماں اور اسکے عاشق کے خلاف پروٹیکشن ا?ف چلڈرن فرام سیکسول ا?فنس (پاکسو) ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرلیا ہے جبکہ ماں کو گرفتار کرلیا گیا ہے اور اسکا عاشق فرار ہے۔ نرمل نگر پولیس اسٹیشن کے سنئیر انسپکٹر رمیش واگھ نے خبر رساں ایجنسی یو این آئی اردو سروس کو بتلایا کہ متاثرہ لڑکی دسویں جماعت میں زیر تعلیم ہے نیز اسکی والدہ کا اپنے پہلے شوہر سے علحیدگی حاصل کرنے کے بعد ایک مقامی نوجوان سے معاشقہ چل رہا تھا اور وہ وقتاً فوقتاً اسکے گھر بھی آیا کرتا ہے۔ افسر نے بتلایا کہ پولیس میں درج شکایت کے مطابق متاثرہ کے ساتھ 2022 سے زیادتی ہو رہی تھی۔ ملزم نے متعدد مرتبہ متاثرہ لڑکی سے چھیڑ چھاڑ کی اور زیادتی کی۔ شکایت کے مطابق جب متاثرہ کی والدہ اپنے عاشق سے ویڈیو کال پر گفتگو کرتی تھی تب اس نے کء مرتبہ متاثرہ کو برہنہ ہونے کو کہا اور پھر وہ اپنے عاشق کو مناظر دکھلا کر فحش باتیں کیا کرتی تھی۔ خواتین پولیس عملے کی نگرانی میں درج کی گء شکایت میں متاثرہ نے پولیس کو بتلایا کہ دسمبر 2024 میں جب خاتون کا عاشق اسکی عصمت دری کر رہا تھا تب خاتون اسے بار بار ویڈیو کالز کر رہی تھی۔ شکایت میں یہ بھی کہا گیا کہ خاتون نے متاثرہ کو دھمکی دی کہ وہ اس واقعہ کا کسی سے ذکر نہ کریں ورنہ اسے خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ متاثرہ نے حال ہی میں اس سلسلے میں نرمل نگر پولیس میں شکایت درج کرائی جسکے بعد کل پولیس نے خاتون کو گرفتار کیا اور اسے بروز جمعرات ممبء کی پوسکو عدالت میں پیش کیا گیا جس نے اسے پولیس حراست میں رکھے جانے کا حکم جاری کیا۔ اطلاعات کے مطابق پولیس نے خاتون کا موبائل فون بھی ضبط کرلیا ہے اور اس نے اسے فورینسک ٹیسٹ کے لئے روانہ کیا ہے۔ نرمل نگر پولیس کا دستہ خاتون کے عاشق کو گرفتار کرنے کے لئے مزید تفتیش کر رہا ہے جو ابتک پولیس کی گرفت سے باہر ہے

ممبئی کے نواح کھارگر میں بعد نماز جمعہ سے سہ روزہ تبلیغی اجتماع کا آغاز

2 فروری کو بعد دعاء کے ساتھ اختتام

ممبئی، 31، جنوری (ایجنسیز) ممبئی کے نواح میں واقع کھارگر نئی ممبئی میں بعد نماز جمعہ سہ روزہ تبلیغی اجتماع کا آغاز ہوا، اس موقع پر امقررین نے کہا کہ اجتماع کے۔ ذریعہ یہ پیغام دینا اور اپنا جائزہ لینا ہیکہ دنیا میں ہماری ا?مد کا مقصد کیا ہے، ا?ج ہم سب مادیت کے اس قدر دلدادہ ہوگئے ہیں کہ ہم اپنے مقصدِ اصلی کو بھول گئے ہیں۔ دنیا کی ترقی کیلئے انسان شب وروز محنت کر رہا ہے، نہ حلال کی تمیز ہو رہی ہے اور نہ حرام کا فرق محسوس کیا جا رہا ہے۔ دولت کی فراوانی کے باوجود سکون ختم ہو گیا ہے اور ہر شخص بے سکونی کی کیفیت کا شکار ہے۔ اس کے علاوہ قرا?ن وسنت کی روشنی میں اس امت کی جو اصل ذمہ داری ہے، اسیبھی یاد دلانا اور اس کیلئے وقت فارغ کرانا ہے تاکہ 'خیر امت' کا لقب پانے والی یہ امت عملی طور پر اپنے مشن سے جڑ سکے اور اپنیرب کو راضی کرنے والے اعمال کی جانب متوجہ ہو سکے۔'' سیکڑوں شرکاء شب ہی میں اجتماع گاہ پہنچ چکے تھے اجتماع گاہ میں نماز جمعہ دو بجے ادا کی گئی۔ ممبئی، تھانے اور رائے گڑھ اضلاع کا یہ اجتماع 2، فروری کی شب میں دعا پر ختم ہوگا۔ بتایا جاتا ہے کہ اجتماع گاہ میں تقریباً تین سو ?ایکڑ قطعہ اراضی پر وسیع وعریض پنڈال، اسٹیج، دیگر سہولتیں مثلاً کھانے پینے کیلئے علیحدہ علاقے بنائے گئے ہیں، شرکاء کی تعداد کے مطابق استنجا خانہ وبیت الخلاء، ذخیرہ ? ا?ب، ایمبولنس اور پارکنگ کا نظم کیا گیا ہے۔ منتظمین کے مطابق کئی ہزار رضا کاروں کو صاف صفائی، پارکنگ ایریا کی دیکھ بھال اور نگرانی کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ڈور فریم میٹل ڈٹیکٹر اور سی ٹی وی کیمرے بھی نصب کئے گئے ہیں اور بڑی تعداد میں پولیس کے جوان یہاں میں الگ الگ حصوں میں تعینات کئے گئے ہیں۔ تبلیغی اجتماع کے انعقاد کا مقصد بتایا کہ'' اجتماع کے نگراں مولانا اسد قاسمی نے مطلع کیا کہ'' شرکاء اجتماع کثرت سیا?ئیں گے، اس کا خیال رکھتیہوئے ہر اعتبار سیتیاری کی گئی ہے۔ الگ الگ زون بنائے گئے ہیں، خواص کیلئے الگ سیکشن بنایا گیا ہے۔'' انہوں نے یہ بھی بتایا کہ'' شرکائے اجتماع تک مختلف طریقوں سے ہدایات پر عمل کرنے کی تلقین کی جارہی ہے کیونکہ مجمع کی کثرت کے سبب کئی طرح سیاحتیاط برتنی ہوگی۔ اسی لئے مسلسل یہ پیغام رسانی کی جارہی ہے کہ ا?نے جانے میں ہر طرح کی احتیاط کی جائے، کوئی ایسا عمل ہرگز نہ ہو جس سیکسی کولب کشائی کا موقع ملے۔ اس کے علاوہ اجتماع میں ہر ا?نے والا اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرے کہ 'اکرام مسلم' کو عملی جامہ پہنائے اور اپنی ذات کو دوسروں کیلئے نافع بنانے کی کوشش کرے۔ اس موقع پر تمام امور مشوریمیں طے کئیگئے ہیں اور ہر ذمہ دار سے کہا گیا ہے کہ وہ اسے پوری دیانتداری اور ذمہ داری سے انجام دے تاکہ شرکائے اجتماع مبلغین اور علماء کے بیانات یکسوئی کیساتھ سماعت کرسکیں۔ یہ تمام شرکاء اجتماع کی سہولت کی خاطر جاری کی گئی ہیں، اس لئے آمد ورفت، اجتماع گاہ میں قیام، کھانے پینے میں لین دین کیلئے حسبِ ضرورت نقد رقم اور بطور خاص واپسی میں جلدی نہ کرنا وغیرہ انتہائی اہم ہیں۔ اس پر بطور خاص توجہ دی جائے۔''

خصوصی مضمون

ناندیڑ میں 7 نکاتی پروگرام کا موثر نفاذ

7 نکاتی پروگرام، جس کا تصور وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے کیا تھا، اس وقت ناندیڑ ضلع میں تیزی سے نافذ کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں ایک تصویری رتھ نے بھی 26 جنوری کو نکالے گئے گلی جلوس میں شرکت کی۔ سرپرست سکریٹری رادھیکا رستوگی کے ذریعہ کئے گئے جائزہ میں اور ضلعی منصوبہ بندی کمیٹی کی میٹنگ میں، سرپرست وزیر اتل سیو نے بھی اگلے 100 دنوں کے لئے مناسب منصوبہ بندی کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس لیے ایک طرف وزیر اعلی دیویندر فڑنویس کی قیادت میں ضلع میں 100 دن کے 7 نکاتی پروگرام کا موثر نفاذ جاری ہے، وہیں ان فارمولوں کا استعمال ملک کا چہرہ بدلنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف، ضلع کلکٹر ابھیجیت راوت کی قیادت میں، اس پروگرام کو ناندیڑ ضلع میں مؤثر طریقے سے نافذ کیا جا رہا ہے، جس کا مقصد انتظامیہ کو 100 دنوں میں مزید موثر بنانا ہے۔

7 نکاتی پروگرام کے مقاصد اور اہمیت: اس پروگرام کے ذریعے انتظامیہ میں اصلاحات کے ساتھ ساتھ شہریوں کے طرز زندگی میں مثبت تبدیلیاں لانے پر زور دیا جا رہا ہے۔ ضلع کلکٹر راوت نے تمام محکموں کے سربراہوں کو واضح ہدایات دی ہیں اور ان سے کہا ہے کہ وہ اس پالیسی کو جلد از جلد لاگو کریں۔ اس میں سات اہم شعبے شامل ہیں جیسے شہریوں کے لیے آن لائن خدمات کو بہتر بنانا، سرمایہ کاری کو فروغ دینا، دفتر کی صفائی، شکایات کا ازالہ، اور عہدیداروں کے فیلڈ وزٹ۔

ویب سائٹ کو اپ ڈیٹ کرنا: ضلع کی سرکاری ویب سائٹ سمیت تمام سرکاری دفاتر کی ویب سائٹس کو اپ ڈیٹ کرنے پر زور دیا جا رہا ہے تاکہ انہیں مزید معلوماتی، معلوماتی اور شہریوں کے لیے مفید بنایا جا سکے۔ آن لائن خدمات کو تیز تر اور شفاف بنانے کے لیے خصوصی کوششیں جاری ہیں۔ سرکاری اسکیموں اور درخواست کے عمل کے بارے میں مکمل معلومات آسانی سے دستیاب ہوں گی۔ تمام دفاتر کی ویب سائٹس کو اپ ڈیٹ کیا جا رہا ہے تاکہ شہریوں کو ڈیجیٹل سہولیات سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل ہو سکے۔

زندگی کی آسانی میں اضافہ: یہ مختلف سرکاری خدمات کو ہموار کر کے شہریوں کی زندگیوں کو آسان بنانے کی کوشش ہے۔ سرکاری دفاتر میں غیر ضروری طریقہ کار کو کم کر کے خدمات کو آسان بنایا جائے گا۔ مختلف سرٹیفکیٹ اور خدمات شہریوں کو آن لائن یا مقامی طور پر آسانی سے دستیاب کرائی جائیں گی۔ تعلیم، صحت، پانی کی فراہمی اور ٹرانسپورٹ کے نظام کو بہتر بنایا جائے گا۔

دفتر صفائی مہم: "خوبصورت مائی آفس" کی پالیسی کے تحت تمام سرکاری دفاتر کو صاف ستھرا، صاف ستھرا اور پرکشش رکھنے کے لیے صفائی مہم چلائی جا رہی ہے۔ دفاتر کی صفائی پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ ملازمین کے لیے صاف پانی اور صاف ستھرے بیت الخلاء کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ دفاتر میں گرین ایریاز کو تیار اور خوبصورت بنایا جا رہا ہے۔

شکایات کے ازالے کے نظام کو مضبوط کرنا: شہریوں کے مسائل کے حل کے لیے شکایات کے ازالے کے نظام کو مزید موثر بنایا جا رہا ہے۔ "آپل سرکار" پورٹل، سی پی گرام اور پی جی پورٹل کے ذریعے شکایات کا فوری ازالہ کیا جا رہا ہے۔ شکایت درج کرانے کی سہولت آن لائن اور آف لائن دونوں طریقوں سے دستیاب کرائی گئی ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے باقاعدہ جانچ پڑتال کی جا رہی ہے کہ ہر شکایت کو بروقت حل کیا گیا ہے۔

شہری سہولیات میں بہتری: سرکاری دفاتر میں شہریوں کو بنیادی سہولیات کی فراہمی پر زور دیا جا رہا ہے۔ پینے کے صاف پانی کی فراہمی، بیت الخلاء کو بہتر بنانے اور دفتر کے احاطے کو صاف ستھرا رکھنے پر زور دیا جا رہا ہے۔ شہریوں کے لیے معلوماتی مراکز اور اسٹڈی رومز کھولنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ سرکاری عمارتوں کی تزئین و آرائش کے لیے خصوصی فنڈز کی منظوری دی گئی ہے۔

سرمایہ کاری کے فروغ اور صنعت کی پالیسی: حکومت ناندیڑ ضلع میں نئی ?? صنعتیں لانے اور مقامی صنعتوں کو فروغ دینے کے لیے خصوصی کوششیں کر رہی ہے۔ سرمایہ کاروں کو تمام لائسنس ایک جگہ پر دستیاب کرائے جائیں گے۔ MSMEs اور مقامی چھوٹی صنعتوں کو بینکوں کے ذریعے سرمایہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ صنعتی پالیسی کو آسان بنا کر تاجروں کو مزید رعایتیں دی جائیں گی۔

حکام کے فیلڈ وزٹ میں اضافہ: انتظامیہ کی استعداد کار بڑھانے کے لیے افسران کو ضلع کے مختلف علاقوں کے باقاعدگی سے دورے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ افسران کو چاہیے کہ وہ ہر ہفتے دو دن فیلڈ وزٹ کے لیے مختص کریں۔ اس دوران سرکاری سکیموں پر عملدرآمد کی نگرانی کی جائے گی اور شہریوں کے مسائل کو سمجھا جائے گا۔ شہریوں سے براہ راست بات چیت کر کے مسائل کے حل پر زور دیا جا رہا ہے۔

100 دنوں میں تبدیلی کا ہدف: اس پورے پروگرام پر عمل درآمد کو 15 اپریل تک مکمل کرنے کا ہدف ہے۔ 50 دن کے بعد پیش رفت کا جائزہ لیا جائے گا۔ ہر محکمے سے کہا گیا ہے کہ وہ ہدف کے حصول کے لیے ٹھوس ایکشن پلان تیار کرے۔ ضلع کلکٹر خود پروگرام کے نفاذ کی نگرانی کر رہے ہیں۔ چیف منسٹر دیویندر فڑنویس کے ذریعہ وضع کردہ 7 نکاتی پروگرام کا نفاذ ناندیڑ ضلع میں تیزی سے جاری ہے۔ ضلع کلکٹر ابھیجیت راوت کی قیادت میں انتظامیہ کو مزید شفاف، متحرک اور عوام پر مبنی بنانے کے لیے اصلاحات کو تیزی سے نافذ کیا جا رہا ہے۔ آن لائن خدمات، سرمایہ کاری کی ترغیبات، دفتر کی صفائی، شہری سہولیات اور شکایات کے ازالے کے ذریعے انتظامیہ کو بہتر بنانے کا یہ اقدام یقینی طور پر ضلع میں ایک بڑی تبدیلی لائے گا۔ انتظامیہ نے ان تمام اصلاحات کو 100 دنوں کے اندر مکمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس سے بلاشبہ ناندیڑ ضلع کی تیزی سے ترقی ہوگی۔

پروین ٹاکے' ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر، ناندیڑ

چوتھے ٹی-20 میچ میں انگلینڈ کو شکست دے کر ہندوستان نے سیریز پر کیا قبضہ، شیوم دوبے پلییئر ا?ف دی میچ قرار

ہندوستان نے ا?ج انگلینڈ کے خلاف پونے میں کھیلے گئے چوتھے ٹی-20 میچ کو 15 رنوں سے جیت کر 5 ٹی-20 میچوں کی سیریز پر قبضہ کرلیا۔ پہلے بلے بازی کرتے ہوئے ہندوستانی ٹیم نے 20 اوورس میں 181 رن بنائے تھے اور یہ اسکور انگلینڈ کے لیے ناقابل رسائی ثابت ہوا۔ ہندوستانی ٹیم کی جیت کے ہیرو شیوم دوبے اور ہاردک پانڈیا رہے۔ گیند بازی میں روی بشنوئی، ورون چکرورتی اور ہرشت رانا نے اہم کردار ادا کیا۔ ایک وقت انگلینڈ کی ٹیم جیت کی راہ پر تیزی کے ساتھ بڑھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ سلامی بلے بازوں نے 6 اوورس میں 62 رنوں کی طوفانی شروعات دی تھی۔ پھر کچھ وکٹ جلدی جلدی گر گئے، لیکن ہیری بروک نے محض 26 گیندوں پر 51 رن بنا کر انگلینڈ کو میچ میں واپس لا کھڑا کیا۔ پھر ورون چکرورتی نے ایک ہی اوور میں ہیری بروک اور برائیڈن کارس کو پویلین بھیج کر میچ کا رخ ہندوستان کی طرف موڑ دیا۔ ہرشت رانا کی بھی تعریف کرنی ہوگی جنھوں نے 12 ویں، 16 ویں اور 19 ویں اوورس میں اہم وکٹ لے کر ہندوستان کی جیت کو یقینی بنایا۔ ا?خری اوور میں عرشدیپ سنگھ نے ثاقب محمود کو ا?و?ٹ کر ہندوستان کو جیت سے ہمکنار کر دیا۔ ا?ج ہندوستانی ٹیم کی بلے بازی شروع میں اچھی نہیں رہی۔ دوسرے ہی اوور میں اس نے 3 وکٹ گنوا دیے۔ ثاقب محمود نے ایک ہی اوور میں سنجو سیمسن، تلک ورما اور سوریہ کمار یادو کو ا?و?ٹ کر کے سنسنی مچا دی۔

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر محمد نقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 4-6-229 بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔